سورہ نمبر
(۷)

سُورَةُ الْأَعْرَافِ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُورَةُ الأَعْرَافِ

منزل ٢

ع ١١ النصف

سُورَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ آيَاتٍ وَأَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

سورہ اعراف مکی ہے، اس میں دو سو چھ آیات اور چوبیس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف١

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ

اے محبوب ایک کتاب تمہاری طرف اُتاری گئی تو تمہارا جی اس سے نہ رُکے ف٢

لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ

اس لیے کہ تم اس سے ڈر سناؤ اور مسلمانوں کو نصیحت اے لوگو اس پر چلو جو تمہاری طرف تمہارے

ف١ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے سوا پانچ آیتوں کے جن میں سے پہلی وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ ہے اس سورت میں دو سو چھ آیتیں ٢٤ رکوع اور تین ہزار تین سو پچیس کلمے اور چودہ ہزار دس حرف ہیں ف٢ یعنی اس خیال کر شاید لوگ نہ مانیں اور اس سے اعراض کریں اور اس کی تکذیب کے درپے ہوں۔

رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾

رب کے پاس سے اترا ف۱ اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ بہت ہی کم سمجھتے ہو

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآىِٕلُوْنَ ﴿٤﴾

اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک کیں ف۲ تو ان پر ہمارا عذاب رات میں آیا یا جب وہ دوپہر کو سوتے تھے ف۳

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا

تو ان کے منہ سے کچھ نہ نکلا جب ہمارا عذاب ان پر آیا مگر یہی بولے کہ ہم

ظٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦﴾

ظالم تھے ف۴ تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے ف۵ اور بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآىِٕبِيْنَ ﴿٧﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَىِٕذِ

ف۶ تو ضرور ہم ان کو بتادیں گے ف۷ اپنے علم سے اور ہم کچھ غائب نہ تھے اور اس دن تول ضرور ہونی ہے

الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨﴾

ف۸ تو جن کے پلے بھاری ہوئے ف۹ وہی مراد کو پہنچے

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

اور جن کے پلے ہلکے ہوئے ف۱۰ تو وہی ہیں جنہوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی

بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَ

ان زیادتیوں کا بدلا جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے ف۱۱ اور بیشک ہم نے تمہیں زمین میں جماؤ دیا اور

جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿١٠﴾ ع وَلَقَدْ

تمہارے لیے اس میں زندگی کے اسباب بنائے ف۱۲ بہت ہی کم شکر کرتے ہو ف۱۳ اور بیشک

خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ

ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہارے نقشے بنائے پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿١١﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ

تو وہ سب سجدے میں گرے مگر ابلیس یہ سجدہ والوں میں نہ ہوا فرمایا کس چیز نے تجھے روکا

اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّ

کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا ف۱۴ بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور

ف۱ یعنی قرآن شریف جس میں ہدایت و نور کا بیان ہے زجاج نے کہا کہ اتباع کرو قرآن کا اور اس چیز کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے کیونکہ یہ سب اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الآیہ یعنی جو کچھ رسول تمہارے پاس لائیں اسے اخذ کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو ف۲ اب حکم الٰہی کا اتباع ترک کرنے اور اس سے اعراض کرنے کے نتائج پچھلی قوموں کے حالات میں دکھائے جاتے ہیں ف۳ معنی یہ ہیں کہ ہمارا عذاب ایسے وقت آیا جبکہ انہیں خیال بھی نہ تھا یا تو رات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قیلولہ کا وقت تھا اور وہ مصروف راحت تھے نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی نہ قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے اچانک آگیا اس سے کفار کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اسباب امن و راحت پر مغرور نہ ہوں عذاب الٰہی جب آتا ہے تو دفعۃً آجاتا ہے ف۴ عذاب آنے پر انہوں نے اپنے جرم کا اعتراف کیا اور اس وقت اعتراف بھی فائدہ نہیں دیتا ف۵ کہ انہوں نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی ف۶ کہ انہوں نے اپنی امتوں کو ہمارے پیام پہونچائے اور ان امتوں نے انہیں کیا جواب دیا ف۷ رسولوں کو بھی اور ان کی امتوں کو بھی کہ انہوں نے دنیا میں کیا کیا ف۸ اس طرح کہ اللہ عزوجل ایک میزان قائم فرمائے گا جس کا ہر ایک پلہ اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان وسعت ہے ابن جوزی نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ الصلاۃ والسلام نے بارگاہ الٰہی میں میزان دیکھنے کی درخواست کی جب میزان دکھائی گئی اور آپ نے اس کے پلوں کی وسعت دیکھی تو عرض کیا یارب کس کا مقدور ہے کہ ان کو نیکیوں سے بھر سکے ارشاد ہوا کہ اے داؤد میں جب اپنے بندوں سے راضی ہوتا ہوں تو ایک کھجور سے اس کو بھر دیتا ہوں یعنی تھوڑی نیکی بھی مقبول ہو جائے تو فضل الٰہی سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ میزان کو بھر دے ف۹ نیکیاں زیادہ ہوئیں ف۱۰ اور ان میں کوئی نیکی نہ ہوئی یہ کفار کا حال ہوگا جو ایمان سے محروم ہیں اور اس وجہ سے ان کا کوئی عمل مقبول نہیں ف۱۱ کہ ان کو چھوڑتے تھے جھٹلاتے تھے ان کی اطاعت سے منہ موڑتے تھے ف۱۲ اور اپنے فضل سے تمہیں راحتیں دیں باوجود اس کے تم ف۱۳ شکر کی حقیقت نعمت کا تصور اور اس کا اظہار ہے اور ناشکری نعمت کو بھول جانا اور اس کو چھپانا ف۱۴ مسئلہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امر وجوب کیلئے ہوتا ہے اور سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت فرمانا توبیخ کیلئے ہے اور اس لیے کہ شیطان کی معاندت اور اس کا کفر و کبر اور اپنی اصل پر مفتخر ہونا اور حضرت آدم علیہ السلام کے اصل کی تحقیر کرنا ظاہر ہو جائے۔

منزل ۲ — ع ۱۰/۸

خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ
اسے مٹی سے بنایا فرمایا تو یہاں سے اتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے

فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ
نکل ۲ تو ہے ذلت والوں میں ۳ بولا مجھے فرصت دے اسدن تک کہ لوگ

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ
اٹھائے جائیں فرمایا تجھے مہلت ہے ۴ بولا تو قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ
میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر انکی تاک میں بیٹھوں گا ۵ پھر ضرور میں انکے پاس آؤنگا انکے

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَ
آگے اور انکے پیچھے اور انکے داہنے اور انکے بائیں سے ۶ اور

لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا
تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا ۷ فرمایا یہاں سے نکل جا رد کیا گیا

مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾
راندہ ہوا ضرور جو ان میں سے تیرے پیچھے چلا میں تم سب سے جہنم بھردونگا ۸

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا
اور اے آدم تو اور تیری جورو ۹ جنت میں رہو تو اس سے جہاں چاہو کھاؤ

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ
اور اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہوگے پھر شیطان نے انکے

لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ
جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھولدے ان کی شرم کی چیزیں ۱۰ جو ان سے چھپی تھیں ۱۱ اور

قَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ
بولا تمہیں تمہارے رب نے اس پیڑ سے اسی لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فرشتے ہو جاؤ

اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾
یا ہمیشہ جینے والے ۱۲ اور انسے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں

۱ اس سے اسکی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل اور اعلیٰ ہے تو جسکی اصل آگ ہوگی وہ اس سے افضل ہوگا جسکی اصل مٹی ہو اور اس خبیث کا یہ خیال غلط و باطل ہے کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے فضیلت کا مدار اصل و جوہر پر نہیں بلکہ مالک کی اطاعت و فرمانبرداری پر ہے اور آگ کا مٹی سے افضل ہونا یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ آگ میں طیش و تیزی اور ترفع ہے یہ سبب استکبار کا ہوتا ہے اور مٹی سے وقار علم و حیا و صبر حاصل ہوتے ہیں مٹی سے ملک آباد ہوتے ہیں آگ سے ہلاک مٹی امانت دار ہے جو چیز اس میں رکھی جائے اسکو محفوظ رکھے اور بڑھائے آگ فنا کر دیتی ہے باوجود اس کے لطف یہ ہے کہ مٹی آگ کو بجھا دیتی ہے اور آگ مٹی کو فنا نہیں کر سکتی علاوہ بریں حماقت و شقاوت ابلیس کی یہ کہ اس نے نص کے موجود ہوتے ہوئے اسکے مقابل قیاس کیا اور جو قیاس کہ نص کے خلاف ہو وہ ضرور مردود ۲ جنت سے کہ یہ جگہ اطاعت و تواضع والوں کی ہے منکر و سرکش کی نہیں ۳ کہ انسان تیری مذمت کرے گا اور ہر زبان تجھ پر لعنت کرے گی اور یہی تکبر والے کا انجام ہے ۴ اور مدت اس مہلت کی سورہ حجر میں بیان فرمائی گئی اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ اور یہ وقت نفخۂ اولیٰ کا ہے جب سب لوگ مرجائیں گے شیطان نے مُردوں کے زندہ ہونے کے وقت تک کی مہلت چاہی تھی اور اس سے اسکا مطلب یہ تھا کہ موت کی سختی سے بچ جائے یہ قبول نہ ہوا اور نفخۂ اولیٰ تک کی مہلت دی گئی ۵ کہ بنی آدم کے دل میں وسوسے ڈالوں اور انہیں باطل کی طرف مائل کروں گناہوں کی رغبت دلاؤں تیری اطاعت اور عبادت سے روکوں اور گمراہی میں ڈالوں ۶ یعنی چاروں طرف سے انہیں گھیر کر راہ راست سے روکونگا ۷ چونکہ شیطان بنی آدم کو گمراہ کرنے اور مبتلائے شہوات و قبائح کرنے میں اپنی انتہائی سعی خرچ کرنیکا عزم کر چکا تھا اس لیئے اسے گمان تھا کہ وہ بنی آدم کو بہکالیگا اور انہیں فریب دیکر خداوند عالم کی نعمتوں کے شکر اور اس کی طاعت و فرمانبرداری سے روک دے گا ۸ تجھکو بھی اور تیری ذریت کو بھی اور تیری اطاعت کرنے والے آدمیوں کو بھی سبکو جہنم میں داخل کیا جائے گا شیطان کو جنت سے نکال دینے کے بعد حضرت آدم کو خطاب فرمایا جو آگے آتا ہے ۹ یعنی حضرت حوا ۱۰ یعنی ایسا وسوسہ ڈالا کہ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہو جائیں اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ وہ جسم جسکو عورت کہتے ہیں اُسکا چھپانا ضروری اور کھولنا منع ہے اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اسکا کھولنا ہمیشہ سے عقل کے نزدیک مذموم اور طبیعتوں کو ناگوار رہا ہے ۱۱ اس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے ابتک ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھا تھا ۱۲ کہ جنت میں رہو اور کبھی نہ مرو

منزل ۲

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ
تو اُتار لایا انہیں فریب سے ف۱ پھر جب انہوں نے وہ پیڑ چکھا ان پر ان کی شرم کی چیزیں کھل گئیں ف۲ اور
طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ
اپنے بدن پر جنت کے پتے چپٹانے لگے اور انہیں ان کے رب نے فرمایا کیا
اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا
میں نے تمہیں اس پیڑ سے منع نہ کیا اور نہ فرمایا تھا کہ شیطان تمہارا
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ
کھلا دشمن ہے دونوں نے عرض کی اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور
تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے فرمایا اترو ف۳ تم میں ایک دوسرے کا
عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ
دشمن ہے اور تمہیں زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے فرمایا
فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِىْۤ اٰدَمَ
اسی میں جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی میں سے اٹھائے جاؤ گے ف۴ اے آدم کی اولاد
قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِىْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ
بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو ف۵ اور
التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾
پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا ف۶ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں
يٰبَنِىْۤ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ
اے آدم کی اولاد ف۷ خبردار تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا
يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَ
اتروا دیئے ان کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں انہیں نظر پڑیں بیشک وہ اور اس کا
قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ
کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے ف۸ بیشک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے

منزل ۲ — ع ۱۵ / ۹

ف۱ معنی یہ ہیں کہ ابلیس ملعون نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے حضرت آدم علیہ السلام کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے اس لیے آپ نے اسکی بات کا اعتبار کیا ف۲ اور جنتی لباس جسم سے جدا ہوگئے اور ان میں ایک دوسرے سے اپنا بدن چھپا نہ سکا اس وقت تک اُن صاحبوں میں سے کسی نے خود بھی اپنا ستر نہ دیکھا تھا اور نہ اس وقت تک انھیں اس کی حاجت پیش آئی تھی ف۳ اے آدم و حوا اپنی ذریت کے جو تم میں ہے ف۴ روز قیامت حساب کے لیے۔

ف۵ یعنی ایک لباس تو وہ ہے جس سے بدن چھپایا جائے اور ستر کیا جائے اور ایک لباس وہ ہے جس سے زینت ہو اور یہ بھی غرض صحیح ہے۔

ف۶ پرہیزگاری کا لباس ایمان حیا نیک خصلتیں نیک عمل ہیں یہ بیشک لباس زینت سے افضل و بہتر ہیں

ف۷ شیطان کی گمراہی اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ اسکی عداوت کا بیان فرما کر بنی آدم کو متنبہ اور ہوشیار کیا جاتا ہے کہ وہ شیطان کے وسوسے اور اغوا اور اس کی مکاریوں سے بچتے رہیں جو حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ ایسی فریب کاری کر چکا ہے وہ انکی اولاد کے ساتھ کب درگزر کرنے والا ہے۔

ف۸ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو ایسا ادراک دیا ہے کہ وہ انسانوں کو دیکھتے ہیں اور انسانوں کو ایسا ادراک نہیں ملا کہ وہ جنوں کو دیکھ سکیں حدیث شریف میں ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی راہوں میں پیر جاتا ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شیطان ایسا ہے کہ وہ تمہیں دیکھتا ہے تم اُسے نہیں دیکھ سکتے تو تم ایسے سے مدد چاہو جو اسکو دیکھتا ہو اور وہ اسے نہ دیکھ سکے یعنی اللہ کریم ستار رحیم غفار سے مدد چاہو۔

ف اور کوئی قبیح فعل یا گناہ اُنسے صادر ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ مرد و عورت ننگے ہو کر کعبہ معظمہ کا طواف کرتے تھے عطا کا قول ہے کہ بیحیائی شرک ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہر قبیح فعل اور تمام معاصی صغیرہ و کبیرہ اس میں داخل ہیں اگرچہ یہ آیت خاص ننگے ہو کر طواف کرنیکے بارے میں آئی ہو جب کفار کی ایسی بیحیائی کے کاموں پر اُنکی مذمت کی گئی تو اس پر اُنھوں نے اپنے افعال قبیحہ کے دو عذر بیان کئے ایک تو یہ کہ اُنھوں نے اپنے باپ دادا کو یہی فعل کرتے پایا لہٰذا اُنکی اتباع میں یہ بھی کرتے ہیں یہ تو جاہل بدکار کی تقلید ہوئی اور یہ کسی صاحب عقل کے نزدیک جائز نہیں تقلید کیجاتی ہے اہل علم و تقویٰ کی نہ کہ جاہل گمراہ کی دوسرا عذر اُنکا یہ تھا کہ اللہ نے اُنھیں ان افعال کا حکم دیا ہے یہ محض افترا و بہتان تھا چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ رد فرماتا ہے ف۲ یعنی جیسے اُس نے تمہیں نیست سے ہست کیا ایسے ہی بعد موت زندہ فرمائے گا یہ اُخروی زندگی کا انکار کرنے والوں پر حجت ہے اور اس سے یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ جب اسی کی طرف پلٹنا ہے اور وہ اعمال کی جزا دیگا تو طاعات و عبادات کو اُسکے لیے خالص کرنا ضروری ہے ف۳ ایمان و معرفت کی اور اُنھیں طاعت و عبادت کی توفیق دی ف۴ وہ کفار ہیں ف۵ اُنکی اطاعت کی اُنکے کہے پر چلے اُنکے حکم سے کفر و معاصی کو اختیار کیا ف۶ یعنی لباس زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا خوشبو لگانا داخل زینت ہے مسئلہ اور سنت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت کے ساتھ نماز کیلیے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مناجات ہے تو اسکے لیے زینت کرنا عطر لگانا مستحب جیسا کہ ستر طہارت واجب ہے

منزل ۲

شانِ نزول مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں دن میں مرد اور عورتیں رات میں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اس آیت میں ستر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ ستر عورت نماز و طواف اور ہر حال میں واجب ہے ف۷ شانِ نزول کلبی کا قول ہے کہ بنی عامر زمانہ حج میں اپنی خوراک بہت ہی کم کر دیتے تھے اور گوشت اور چکنائی تو بالکل کھاتے ہی نہ تھے اور اسکو حج کی تعظیم جانتے تھے مسلمانوں نے اُنھیں دیکھکر عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں ایسا کرنے کا زیادہ حق ہے اسپر یہ نازل ہوا کہ کھاؤ اور پیو گوشت ہو خواہ چکنائی ہو اور اسراف نہ کرو اور وہ یہ ہے کہ سیر ہو چکنے کے بعد بھی کھاتے رہو یا حرام کی پرواہ نہ کرو اور یہ بھی اسراف ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کی اسکو حرام کر لو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کھا جو چاہے اور پہن جو چاہے اسراف اور تکبر سے بچتا رہ مسئلہ آیت میں دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں سوائے اُنکے جن پر شریعت میں دلیل حرمت قائم ہو کیونکہ یہ قاعدہ مقررہ مسلمہ ہے کہ اصل تمام اشیاء میں اباحت ہے مگر جس پر شارع نے ممانعت فرمائی ہو اور اسکی حرمت دلیل مستقل سے ثابت ہو ف۹ خواہ لباس ہو یا اور سامان زینت ف۱۰ اور کھانے پینے کی لذیذ چیزیں مسئلہ آیت اپنے عموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے جسکی حرمت پر نص وارد نہ ہوئی ہو (خازن) تو جو لوگ توشہ گیارہویں میلاد شریف بزرگوں کی فاتحہ عرس مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کرکے گنہگار ہوتے ہیں اور اسکو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت و ضلالت ہے ف۱۱ جن سے حلال و حرام کے احکام معلوم ہوں ف۱۲ جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ واحد لاشریک لہ ہے وہ جو حرام کرے وہی حرام ہے ف۱۳ یہ خطاب مشرکین سے ہے جو برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی پاک چیزوں کو حرام کر لیتے تھے اُنسے فرمایا جاتا ہے کہ اللہ نے یہ چیزیں حرام نہیں کیں اور اُنسے ان چیزوں کو اُس نے حرام فرمایا وہ یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے ان میں سے بیحیائیاں ہیں جو کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی قولی ہوں یا فعلی۔

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا

جو ایمان نہیں لاتے — اور جب کوئی بیحیائی کریں ف تو کہتے ہیں ہم نے

عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ؕ

اس پر اپنے باپ دادا کو پایا اور اللہ نے ہمیں اسکا حکم دیا ف تم فرماؤ بیشک اللہ بیحیائی کا حکم نہیں دیتا

اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَ

کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں — تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور

اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت اور اس کی عبادت کرو نرے اس کے بندے

الدِّيْنَ ۬ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ

ہو کر جیسے اُس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے ف۲ ایک فرقے کو راہ دکھائی ف۳ اور ایک فرقے کی

عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ

گمراہی ثابت ہوئی ف۴ اُنھوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو والی بنایا ف۵

اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ

اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں — اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو

عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

جو جب مسجد میں جاؤ ف۶ اور کھاؤ اور پیو ف۷ اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے بڑھنے والے

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ

اُسے پسند نہیں — تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی ف۹

الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ

اور پاک رزق ف۱۰ تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کیلیے ہے دنیا میں

الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

اور قیامت میں تو خاص اُنھیں کی ہے ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں ف۱۱

يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣٢﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا

علم والوں کیلیے ف۱۲ تم فرماؤ میرے رب نے تو بیحیائیاں حرام فرمائی ہیں ف۱۳ جو اُن میں کھلی ہیں اور جو

ع ۳ / ۶ — ۱۰

بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ
پُچھی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ ف۱ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اُس نے
يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾
سند نہ اُتاری اور یہ ف۲ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً
اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ف۳ تو جب اُن کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی نہ پیچھے ہو
وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
نہ آگے اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں کے رسول آئیں ف۴
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
میری آیتیں پڑھتے تو جو پرہیزگاری کرے ف۵ اور سنورے ف۶ تو اس پر نہ کچھ خوف
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا
اور نہ کچھ غم اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اُنکے مقابل تکبر کیا
عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ
وہ دوزخی ہیں اُنھیں اس میں ہمیشہ رہنا تو اُس سے بڑھ کر ظالم
مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ
کون جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا یا اُس کی آیتیں جھٹلائیں اُنھیں اُن کے نصیب کا
نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ
لکھا پہونچے گا ف۷ یہانتک کہ جب اُنکے پاس ہمارے بھیجے ہوئے ف۸ اُنکی جان نکالنے آئیں
قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا
تو اُنسے کہتے ہیں کہاں ہیں وہ جنکو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے کہتے ہیں وہ ہم سے گم گئے ف۹
وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا
اور اپنی جانوں پر آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کافر تھے اللہ اُن سے ف۱۰ فرماتا ہے
فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ
کہ تم سے پہلے جو اور جماعتیں جن اور آدمیوں کی آگ میں گئیں اُنھیں میں جاؤ

ف۱ حرام کیا
ف۲ حرام کیا
ف۳ وقت معین جس پر مہلت ختم ہو جاتی ہے
ف۴ مفسرین کے اس میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ رسل سے تمام مرسلین مراد ہیں دوسرا یہ کہ خاص سید عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جو تمام خلق کی طرف رسول بنائے گئے ہیں اور صیغہ جمع تعظیم کے لئے ہے
ف۵ ممنوعات سے بچے
ف۶ طاعات وعبادات بجالائے

منزل ۲

ف۷ یعنی جتنی عمر اور روزی اللہ نے اُنکے لیے لکھدی ہے ان کو پہونچے گی۔
ف۸ ملک الموت اور اُن کے اعوان اُن لوگوں کی عمریں اور روزیاں پوری ہونے کے بعد
ف۹ اُن کا کہیں نام ونشان ہی نہیں
ف۱۰ ان کافروں سے روز قیامت

كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا

جب ایک گروہ ف۱ داخل ہوتا ہے دوسرے پر لعنت کرتا ہے ف۲ یہاں تک کہ جب سب اس میں

جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا

جا پڑے تو پچھلے پہلوں کو کہیں گے ف۳ اے رب ہمارے انہوں نے ہم کو بہکایا تھا

فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن

تو انہیں آگ کا دونا عذاب دے فرمائے گا سب کو دونا ہے ف۴ مگر

لَّا تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾ وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا

تمہیں خبر نہیں ف۵ اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے تو تم کچھ ہم سے اچھے نہ رہے ف۶

مِن فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ

تو چکھو عذاب بدلا اپنے کیے کا ف۷ وہ جنہوں نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ

ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا ان کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے ف۸ اور

لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ

نہ وہ جنت میں داخل ہوں جب تک سوئی کے ناکے اونٹ داخل نہ ہو ف۹ اور

نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾ لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَ

مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں ف۱۰ انہیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا ف۱۱ اور

كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ظالموں کو ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور طاقت بھر اچھے کام کیے

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا

ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے وہ جنت والے ہیں انہیں اس میں

خَالِدُونَ ﴿٤٢﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن

ہمیشہ رہنا اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے کھینچ لیے ف۱۲ ان کے نیچے

تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا

نہریں بہیں گی اور کہیں گے ف۱۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی ف۱۴ اور ہم

ف۱ دوزخ میں ف۲ جو اس کے دین پر تھا تو مشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے اور یہود یہودیوں پر اور نصاریٰ نصاریٰ پر ف۳ یعنی پہلوں کی نسبت اللہ تعالیٰ سے کہیں گے ف۴ کیونکہ پہلے خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا اور پچھلے بھی ایسے ہی ہیں کہ خود گمراہ ہوئے اور گمراہوں کا ہی اتباع کرتے رہے ف۵ کہ تم میں سے ہر فریق کیلیے کیسا عذاب ہے ف۶ کفر و ضلال میں دونوں برابر ہیں۔

ف۷ کفر کا اور اعمال خبیثہ کا

ف۸ نہ اُن کے اعمال کے لیے نہ اُن کی ارواح کے لیے کیونکہ اُنکے اعمال و ارواح دونوں خبیث ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کفار کی ارواح کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور مومنین کی ارواح کے لیے کھولے جاتے ہیں ابن جریج نے کہا کہ آسمان کے دروازے نہ کافروں کے اعمال کیلیے کھولے جائیں نہ ارواح کے لیے یعنی نہ زندگی میں اُن کا عمل ہی آسمان پر جا سکتا ہے نہ بعد موت روح اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ آسمان کے دروازے نہ کھولے جانیکے یہ معنی ہیں کہ وہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول سے محروم رہتے ہیں ف۹ اور یہ محال تو کفار کا جنت میں داخل ہونا محال کیونکہ محال پر جو موقوف ہو وہ محال ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے ف۱۰ مجرمین سے یہاں کفار مراد ہیں کیونکہ اوپر ان کی صفت میں آیات الٰہیہ کی تکذیب اور ان سے تکبر کرنے کا بیان ہو چکا ہے ف۱۱ یعنی اوپر نیچے ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے ف۱۲ جو دنیا میں اُنکے درمیان تھے اور طبیعتیں صاف کر دی گئیں اور ان میں آپس میں نہ باقی رہی مگر محبت و مودت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہم اہل بدر کے حق میں نازل ہوا اور یہ بھی آپ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا مجھے اُمید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر انہیں سے ہوں جنکے حق میں اللہ تعالیٰ نے وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ فرمایا حضرت علی مرتضیٰ کے اس ارشاد نے رفض کی بیخ و بنیاد کا قلع قمع کر دیا ف۱۳ مومنین جنت میں داخل ہوتے وقت ف۱۴ اور ہمیں ایسے عمل کی توفیق دی جسکا یہ اجر و ثواب ہے اور ہم پر فضل و رحمت فرمائی اور اپنے کرم سے عذاب جہنم سے محفوظ کیا

ع ۸ ۱۱

منزل ۲

لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ
راہ نہ پاتے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے ف۱

وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَ
اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی ف۲ صلہ تمہارے اعمال کا اور

نَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا
جنت والوں نے دوزخ والوں کو پکارا کہ ہمیں تو مل گیا جو سچا وعدہ ہم سے

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ
ہمارے رب نے کیا تھا ف۳ تو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے ف۴ سچا وعدہ تمہیں دیا تھا بولے ہاں

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿٤٤﴾ الَّذِیْنَ
اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللہ کی لعنت ظالموں پر جو

یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ
اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ف۵ اور اسے کجی چاہتے ہیں ف۶ اور آخرت کا انکار رکھتے ہیں

كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَ بَیْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَّعْرِفُوْنَ كُلًّۢا
اور جنت و دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہے ف۷ اور اعراف پر کچھ مرد ہونگے ف۸ کہ دونوں فریق کو ان کی

بِسِیْمٰىهُمْ ۚ وَ نَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ ۫ لَمْ یَدْخُلُوْهَا وَ
پیشانیوں سے پہچانینگے ف۹ اور وہ جنتیوں کو پکارینگے کہ سلام تم پر یہ ف۱۰ جنت میں نہ گئے

هُمْ یَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَ اِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا
اور اسکی طمع رکھتے ہیں اور جب انکی ف۱۱ آنکھیں دوزخیوں کی طرف پھریں گی کہیں گے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٤٧﴾ ع وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ
اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر اور اعراف والے کچھ مردوں کو ف۱۲

رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰىهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَ مَا كُنْتُمْ
پکاریں گے جنہیں انکی پیشانی سے پہچانتے ہیں کہیں گے تمہیں کیا کام آیا تمہارا جتھا اور وہ جو

تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ
تم غرور کرتے تھے ف۱۳ کیا یہ ہیں وہ لوگ ف۱۴ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کچھ نہ کرے گا ف۱۵

منزل ۲

ع ۵ ۸ ۱۲

ف۱ اور جو انھوں نے ہمیں دنیا میں ثواب کی خبریں دیں وہ سب ہم نے عیاں دیکھ لیں انکی ہدایت ہمارے لیے کمال لطف و کرم تھا ف۲ مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب جنتی جنت میں داخل ہونگے ایک ندا کرنیوالا پکارے گا تمہارے لیے زندگانی ہے کبھی نہ مروگے تمہارے لیے تندرستی ہے کبھی بیمار نہ ہوگے تمہارے لیے عیش ہے کبھی تنگ حال نہ ہوگے جنت کو میراث فرمایا گیا اسمیں اشارہ ہے کہ وہ محض اللہ کے فضل سے حاصل ہوئی ف۳ اور رسولوں نے فرمایا تھا کہ ایمان و طاعت پر اجر و ثواب پاؤ گے ف۴ کفر و نافرمانی پر عذاب کا ف۵ اور لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں ف۶ یعنی یہ چاہتے ہیں کہ دین الٰہی کو بدل دیں اور جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر فرمایا ہے اس میں تغیر ڈالدیں (خازن) ف۷ جسکو اعراف کہتے ہیں ف۸ یہ کس طبقہ کے ہونگے اسمیں بہت مختلف اقوال ہیں ایک قول تو یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہونگے جنکی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں وہ اعراف پر ٹھہرے رہیں گے جب اہل جنت کی طرف دیکھیں گے تو انھیں سلام کریں گے اور دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے یارب ہمیں ظالم قوم کے ساتھ نہ کر آخر کار جنت میں داخل کیے جائینگے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ جہاد میں شہید ہوئے مگر انکے والدین ان سے ناراض تھے وہ اعراف میں ٹھہرائے جائینگے ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ ایسے ہیں کہ انکے والدین میں سے ایک ان سے راضی ہو ایک ناراض وہ اعراف میں رکھے جائیں گے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اعراف کا مرتبہ اہل جنت سے کم ہے مجاہد کا قول یہ ہے اعراف میں صلحاء فقہاء علماء ہونگے اور انکا وہاں قیام اس لیے ہوگا کہ دوسرے انکے فضل و شرف کو دیکھیں اور ایک قول یہ ہے کہ اعراف میں انبیاء ہونگے اور وہ اس مکان عالی میں تمام اہل قیامت پر ممتاز کیے جائینگے اور انکی فضیلت اور رتبہ عالیہ کا اظہار کیا جائے گا تاکہ جنتی اور دوزخی انکو دیکھیں اور وہ ان سب کے احوال اور ثواب و عذاب کے مقدار و احوال کا معائنہ کریں ان قولوں پر اصحاب اعراف جنتیوں میں سے افضل لوگ ہونگے کیونکہ وہ باقیوں سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں ان تمام اقوال میں کچھ تناقض نہیں ہے اسلیے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ اعراف میں ٹھہرائے جائیں اور ہر ایک کے ٹھہرانے کی حکمت جداگانہ ہو ف۹ دونوں فریق کو جنتی اور دوزخی کو جنتیوں کے چہرے سفید اور تر و تازہ ہونگے اور دوزخیوں کے چہرے سیاہ اور آنکھیں نیلی یہی انکی علامتیں ہیں ف۱۰ اعراف والے ابھی تک ف۱۱ اعراف والوں کی ف۱۲ کفار میں سے ف۱۳ اور اہل اعراف غریب مسلمانوں کی طرف اشارہ کرکے کفار سے کہیں گے ف۱۴ جنکو تم دنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور ف۱۵ اب دیکھ لو کہ جنت کے دائمی عیش و راحت میں کس عزت و احترام کے ساتھ ہیں۔

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٤٩﴾ وَنَادَىٰ

اُن سے تو کہا گیا کہ جنت میں جاؤ نہ تم کو اندیشہ نہ کچھ غم اور

أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ

دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾

اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا ف۱ کہیں گے بیشک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے

الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا ف۲ اور دنیا کی زیست نے اُنھیں فریب دیا ف۳

فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا

تو آج ہم انھیں چھوڑ دیں گے جیسا اُنھوں نے اس دن کے ملنے کا خیال چھوڑ رکھا تھا اور جیسا ہماری آیتوں سے

يَجْحَدُونَ ﴿٥١﴾ وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى

انکار کرتے تھے اور بیشک ہم اُن کے پاس ایک کتاب لائے ف۴ جسے ہم نے ایک بڑے علم سے مفصل کیا ہدایت

وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ ۚ يَوْمَ

و رحمت ایمان والوں کے لیے کاہے کی راہ دیکھتے ہیں مگر اس کی کہ اس کتاب کا کہا ہوا انجام سامنے آئے

يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ

جس دن اُس کا بتایا انجام واقع ہوگا ف۵ بول اُٹھیں گے وہ جو اسے پہلے سے بھلائے بیٹھے تھے ف۶ کہ بیشک ہمارے

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ

رب کے رسول حق لائے تھے تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں یا ہم واپس بھیجے جائیں

فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ

کہ پہلے کاموں کے خلاف کام کریں ف۷ بیشک اُنھوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور اُن سے

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

کھوئے گئے جو بہتان اُٹھاتے تھے ف۸ بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان

وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي

اور زمین ف۹ چھ دن میں بنائے ف۱۰ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اُس کی شان کے لائق ہے ف۱۱

ف۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اعراف والے جنت میں چلے جائیں گے تو دوزخیوں کو بھی طمع دامنگیر ہوگی اور وہ عرض کریں گے یارب جنت میں ہمارے رشتہ دار ہیں اجازت فرما کہ ہم انھیں دیکھیں اُن سے بات کریں اجازت دیجائے گی تو وہ اپنے رشتہ داروں کو جنت کی نعمتوں میں دیکھیں گے اور پہچانیں گے لیکن اہل جنت ان دوزخی رشتہ داروں کو نہ پہچانیں گے کیونکہ دوزخیوں کے منہ کالے ہونگے صورتیں بگڑ گئی ہونگی تو وہ جنتیوں کو نام لے لیکر پکاریں گے کوئی اپنے باپ کو پکارے گا کوئی بھائی کو اور کہے گا میں جل گیا مجھپر پانی ڈالو اور تمہیں اللہ نے دیا ہے کھانے کو دو اسپر اہل جنت ف۲ کہ حلال و حرام میں اپنی ہوائے نفس کے تابع ہوئے جب ایمان کی طرف انھیں دعوت دی گئی مسخرگی کرنے لگے ف۳ اس کی لذتوں میں آخرت کو بھول گئے ف۴ قرآن شریف ف۵ اور وہ روز قیامت ہے ف۶ نہ اس پر ایمان لاتے تھے نہ اسکے مطابق عمل کرتے تھے ف۷ یعنی بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت اور نافرمانی کے طاعت اور فرمانبرداری اختیار کریں مگر نہ انھیں شفاعت میسر آئیگی نہ دنیا میں واپس بھیجے جائیں گے ف۸ اور جھوٹ بکتے تھے کہ بت خدا کے شریک ہیں۔ اور اپنے پجاریوں کی شفاعت کرینگے اب آخرت میں انھیں معلوم ہوگیا کہ اُنکے یہ دعوے جھوٹے تھے ف۹ ان تمام چیزوں کے جو ان کے درمیان ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ف۱۰ چھ دن سے دنیا کے چھ دنوں کی مقدار مراد ہے کیونکہ یہ دن تو اسوقت تھے نہیں آفتاب ہی نہ تھا جس سے دن ہوتا اور اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ ایک لمحہ میں یا اس سے کم میں پیدا فرما دیتا لیکن اتنے عرصہ میں انکی پیدائش فرمانا بہ تقاضائے حکمت ہے اور اس سے بندوں کو اپنے کاموں میں تدریج اختیار کرنے کا سبق ملتا ہے ف۱۱ یہ استوا متشابہات میں سے ہے ہم اسپر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ کی اس سے جو مراد ہے حق ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ استوا معلوم ہے اور اسکی کیفیت مجہول اور اسپر ایمان لانا واجب حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا یا اس کے معنی یہ ہیں کہ آفرینش کا خاتمہ عرش پر جا ٹھہرا واللہ اعلم باسرار کتابہ۔

منزل ۲

ع ۶ / ۱۳

ف دعا اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو کہتے ہیں اور یہ داخل عبادت ہے کیونکہ دعا کرنیوالا اپنے آپکو عاجز و محتاج اور اپنے پروردگار کو حقیقی قادر و حاجت روا اعتقاد کرتا ہے اسی لیے حدیث شریف میں وارد ہوا اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ تضرع سے اظہار عجز و خشوع مراد ہے اور ادب دعا میں یہ ہے کہ آہستہ ہو حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آہستہ دعا کرنا علانیہ دعا کرنے سے ستر درجہ زیادہ افضل ہے مسئلہ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہار افضل ہے یا اخفاء بعض کہتے ہیں کہ اخفاء افضل ہے کیونکہ وہ ریا سے بہت دور ہے بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لیے کہ اس سے دوسروں کو رغبت عبادت پیدا ہوتی ہے۔ ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کیلیے

الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ

رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اُسکے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو

مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ

بنایا سب اُس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اُسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

سارے جہان کا اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بیشک حد سے بڑھنے والے اُسے

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ

پسند نہیں ف۱ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ ف۲ اُس کے سنورنے کے بعد ف۳

ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے بیشک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى

اور وہی ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے اُس کی رحمت کے آگے مژدہ سنائی ف۴ یہاں تک

اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ

کہ جب اُٹھا لائیں بھاری بادل ہم نے اُسے کسی مردہ شہر کی طرف چلایا ف۵ پھر اس سے پانی اتارا

الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى

پھر اُس سے طرح طرح کے پھل نکالے اسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے ف۶

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ

کہیں تم نصیحت مانو اور جو اچھی زمین ہے اُس کا سبزہ اللہ کے حکم سے نکلتا ہے

وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

ف۷ اور جو خراب ہے اس میں نہیں نکلتا مگر تھوڑا بمشکل ف۸ ہم یونہی طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں

لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ

ف۹ اُنکے لیے جو احسان مانیں بیشک ہم نے نوح کو اُسکی قوم کی طرف بھیجا ف۱۰ تو اُس نے کہا اے میری قوم

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

اللہ کو پوجو ف۱۱ اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۱۲ بیشک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۱۳

اخفاء افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشہ ریا نہ ہو تو اظہار افضل ہے بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے نماز فرض مسجد ہی میں بہتر ہے اور زکوٰۃ کا ظاہر کرکے دینا ہی افضل ہے اور نفل عبادات میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ انہیں اخفاء افضل ہے دعا میں حد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے ف۲ کفر و معصیت و ظلم کرکے ف۳ انبیاء کے تشریف لانے حق کی دعوت فرمانے احکام بیان کرنے عدل تمام فرمانے کے بعد ف۴ بارش کا اور رحمت سے یہاں مینہ مراد ہے ف۵ جہاں بارش نہ ہوئی تھی سبزہ نہ جما تھا ف۶ یعنی جسطرح مردہ زمین کو ویرانی کے بعد زندگی عطا فرماتا اور اسکو سرسبز اور شاداب فرماتا ہے اور اُس میں کھیتی درخت پھل پھول پیدا کرتا ہے ایسے ہی مردوں کو قبروں سے زندہ کرکے اُٹھائیگا کیونکہ جو خشک لکڑی سے تر و تازہ پھل پیدا کرنے پر قادر ہے اُسے مُردوں کا زندہ کرنا کیا بعید ہے قدرت کی یہ نشانی دیکھ لینے کے بعد عاقل سلیم الحواس کو مُردوں کو زندہ کیے جانے میں کچھ تردد باقی نہیں رہتا ف۷ یہ مومن کی مثال ہے جسطرح عمدہ زمین پانی سے نفع پاتی ہے اور اس میں پھول پھل پیدا ہوتے ہیں اسی طرح جب مومن کے دل پر قرآنی انوار کی بارش ہوتی ہے تو وہ اس سے نفع پاتا ہے ایمان لاتا ہے طاعات و عبادات سے پھلتا پھولتا ہے ف۸ یہ کافر کی مثال ہے کہ جیسے خراب زمین بارش سے نفع نہیں پاتی ایسے ہی کافر قرآن پاک سے منتفع نہیں ہوتا ف۹ جو توحید و ایمان پر حجت و برہان ہیں ف۱۰ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کا نام لمک ہے وہ متوشلخ کے وہ اخنوخ علیہ السلام کے فرزند ہیں اخنوخ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام چالیس یا پچاس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز فرمائے گئے آیات بالا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دلائل قدرت و عجائب صنعت بیان فرمائے جن سے اسکی توحید و ربوبیت ثابت ہوتی ہے اور مرنیکے بعد اُٹھنے اور زندہ ہونیکی صحت پر دلائل قاطعہ قائم کیے اس کے بعد انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا ذکر فرماتا ہے اور اُنکے ان معاملات کا جو اُنہیں امتوں کے ساتھ پیش آئے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ فقط آپ ہی کی قوم نے قبول حق سے اعراض نہیں کیا بلکہ پہلی اُمتیں بھی اعراض کرتی رہیں اور انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا انجام دنیا میں ہلاک اور آخرت میں عذاب عظیم ہے اس سے ظاہر ہے کہ انبیاء کی تکذیب کرنے والے غضب الٰہی کے سزاوار ہوتے ہیں جو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کریگا اس کا بھی یہی انجام ہوگا۔ انبیاء کے ان تذکروں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی زبردست دلیل ہے کیونکہ حضور اُمّی تھے پھر آپ کا ان واقعات کو تفصیلاً بیان فرمانا بالخصوص ایسے ملک میں جہاں اہل کتاب کے علماء بکثرت موجود تھے اور سرگرم مخالفت بھی تھے ذرا سی بات پاتے تو بہت شور مچاتے وہاں حضور کا ان واقعات کو بیان فرمانا اور اہل کتاب کا ساکت و حیران رہ جانا صریح دلیل ہے کہ آپ نبی برحق ہیں اور پروردگار عالم نے آپ پر علوم کے دروازے کھول دیے ہیں ف۱۱ وہی مستحق عبادت ہے ف۱۲ تو اُس کے سوا کسی کو نہ پوجو ف۱۳ روز قیامت کا یا روز طوفان کا اگر تم میری نصیحت قبول نہ کرو اور راہ راست پر نہ آؤ۔

منزل ٢

ع ۷ ۵ ۱۴

عَظِيمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٦٠﴾

اس کی قوم کے سردار بولے بیشک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں

قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦١﴾

کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو رب العالمین کا رسول ہوں

أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا

تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا اور تمہارا بھلا چاہتا اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم

تَعْلَمُونَ ﴿٦٢﴾ أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ

نہیں رکھتے اور کیا تمہیں اسکا اچنبھا ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کیطرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت

لِيُنذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٦٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَنجَيْنَاهُ

ف۱ کہ وہ تمہیں ڈرائے اور تم ڈرو اور کہیں تم پر رحم ہو تو انہوں نے اسے ف۲ جھٹلایا تو ہم نے

وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اسے اور جو ف۳ اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو ڈبو دیا

إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ﴿٦٤﴾ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ

بیشک وہ اندھا گروہ تھا ف۴ اور عاد کی طرف ف۵ ان کی برادری سے ہود کو بھیجا ف۶ کہا اے میری قوم

ع ۹ — ۱۵ — منزل ۲

اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَأُ

اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۷ اس کی

الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ

قوم کے سردار بولے بیشک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بیشک ہم تمہیں جھوٹوں میں

مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن

گمان کرتے ہیں ف۸ کہا اے میری قوم مجھے بیوقوفی سے کیا علاقہ میں تو پروردگار عالم کا

رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٧﴾ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ﴿٦٨﴾ أَوَ

رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا ہوں اور تمہارا معتمد خیر خواہ ہوں ف۹ اور

عَجِبْتُمْ أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ

کیا تمہیں اسکا اچنبھا ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمہیں ڈرائے

ف۱ جس کو تم خوب جانتے اور اس کے نسب کو پہچانتے ہو

ف۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو

ف۳ ان پر ایمان لائے اور

ف۴ جسے حق نظر نہ آتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انکے دل اندھے تھے نور معرفت سے انکو بہرہ نہ تھا

ف۵ یہاں عاد اولیٰ مراد ہے یہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے اور عاد ثانیہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے اسی کو ثمود کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے (جمل)

ف۶ ہود علیہ السلام نے

ف۷ اللہ کے عذاب کا

ف۸ یعنی رسالت کے دعویٰ میں سچا نہیں جانتے۔

ف۹ کفار کا حضرت ہود علیہ السلام کی جناب میں یہ گستاخانہ کلام کہ تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں جھوٹا گمان کرتے ہیں انتہا درجہ کی بے ادبی اور کمینگی تھی اور وہ مستحق اس بات کے تھے کہ انہیں سخت ترین جواب دیا جاتا مگر آپ نے اپنے اخلاق و ادب اور شانِ حلم سے جو جواب دیا اس میں شانِ مقابلہ ہی نہ پیدا ہونے دی اور ان کی جہالت سے چشم پوشی فرمائی اس سے دنیا کو سبق ملتا ہے کہ سفہا اور بدخصال لوگوں سے اس طرح مخاطبہ کرنا چاہیے معہٰذا آپ نے اپنی رسالت اور خیر خواہی و امانت کا ذکر فرمایا اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اہل علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔

ف یہ اسکا کتنا بڑا احسان ہے ف اور بہت زیادہ قوت و طول قامت عنایت کیا ف اور اسے ستم پر ایمان لاؤ اور طاعات وعبادات بجالاؤ کہ اس کے احسان کی شکر گزاری کرو ف یعنی اپنے عبادت خانہ سے حضرت ہود
علیہ السلام اپنی قوم کی بستی سے علیحدہ ایک تنہائی کے مقام میں عبادت کیا کرتے ۵ تھے جب آپ کے پاس وحی آتی تو قوم کے پاس آکر سنا دیتے ف بت ف وہ عذاب ف حضرت ہود علیہ السلام

ف اور انھیں پوجنے لگے اور معبود ماننے لگے باوجودیکہ انکی کچھ حقیقت ہی

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِى الْخَلْقِ
اور یاد کرو جب اُس نے تمہیں قوم نوح کا جانشین کیا ف اور تمہارے بدن کا پھیلاؤ

بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ
بڑھایا ف تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف کہ کہیں تمہارا بھلا ہو . بولے کیا تم ہمارے پاس اس لیے

اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ
آئے ہو ف کہ ہم ایک اللہ کو پوجیں اور جو ف ہمارے باپ دادا پوجتے تھے اُنھیں چھوڑ دیں تو لاؤ ف جسکا ہمیں وعدہ

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ
دے رہے ہو اگر سچے ہو کہا ف ضرور تم پر تمہارے رب کا عذاب اور

غَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا
غضب پڑ گیا ف کیا مجھ سے خالی اُن ناموں میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے

نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ
رکھ لیے ف اللہ نے اُنکی کوئی سند نہ اُتاری تو راستہ دیکھو ف میں بھی تمہارے ساتھ

الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ
دیکھتا ہوں تو ہم نے اُسے اور اُسکے ساتھ والوں کو ف اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات دی ف اور جو ہماری

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ
آیتیں جھٹلاتے ف تھے اُنکی جڑ کاٹ دی ف اور وہ ایمان والے نہ تھے اور ثمود کی طرف ف انکی برادری

صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَآءَتْكُمْ
صالح کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بیشک تمہارے پاس

بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ
تمہارے رب کی طرف سے ف روشن دلیل آئی ف یہ اللہ کا ناقہ ہے ف تمہارے لیے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ

اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْۗءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ وَاذْكُرُوْٓا
اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ ف کہ تمہیں دردناک عذاب آئے گا اور یاد کرو ف

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِى الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ
جب تم کو عاد کا جانشین کیا اور ملک میں جگہ دی کہ نرم زمین میں

نے ف اور تمہاری سرکشی سے تم پر عذاب آنا واجب و لازم ہوگیا
نہیں ہے اور الوہیت کے معنی سے قطعاً خالی وعاری ہیں ف
عذاب الٰہی کا ف جو ان کے متبع تھے اور ان پر ایمان لائے تھے ف
اس عذاب سے جو قوم ہود پر اترا ف اور حضرت ہود علیہ السلام
کی تکذیب کرتے ف اور اس طرح ہلاک کر دیا کہ اُن میں ایک بھی
نہ بچا مختصر واقعہ یہ ہے کہ قوم عاد احقاف میں رہتی تھی جو عمان و حضرموت
کے درمیان علاقہ یمن میں ایک ریگستان ہے اُنھوں نے زمین کو
فسق سے بھر دیا تھا اور دنیا کی قوموں کو اپنی جفا کاریوں سے اپنے
زور قوت کے زعم میں پامال کر ڈالا تھا یہ لوگ بت پرست تھے انکے
ایک بت کا نام صداء ایک کا صمود ایک کا ہبار تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں
حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا آپ نے اُنھیں توحید کا حکم دیا
شرک و بت پرستی اور ظلم و جفا کاری کی ممانعت کی اس پر وہ لوگ
منکر ہوئے آپ کی تکذیب کرنے لگے اور کہنے لگے ہم سے زیادہ زور
آور کون ہے چند آدمی ان میں سے حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان
لائے وہ تھوڑے تھے اور اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اُن مومنین
میں سے ایک شخص کا نام مرثد ابن سعد بن عفیر تھا وہ اپنا ایمان
مخفی رکھتے تھے جب قوم نے سرکشی کی اور اپنے نبی حضرت ہود
علیہ السلام کی تکذیب کی اور زمین میں فساد کیا اور ستمگاریوں میں
زیادتی کی اور بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں معلوم ہوتا تھا کہ اُنھیں گمان
ہے کہ وہ دنیا میں ہمیشہ ہی رہیں گے جب اُنکی نوبت یہاں تک پہونچی تو
اللہ تعالیٰ نے بارش روک دی تین سال بارش نہ ہوئی اب وہ بہت
مصیبت میں مبتلا ہوئے اور اس زمانہ میں دستور یہ تھا کہ جب کوئی بلا
یا مصیبت نازل ہوتی تھی تو لوگ بیت اللہ الحرام میں حاضر ہو کر اللہ
تعالیٰ سے اُسکے دفع کی دعا کرتے تھے اسی لیے اُن لوگوں نے ایک وفد
بیت اللہ کو روانہ کیا اس وفد میں قیل بن عنز اور نعیم ابن ہزال اور مرثد
بن سعد تھے یہ وہی صاحب ہیں جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے
تھے اور اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے اس زمانہ میں مکہ مکرمہ میں
عمالیق کی سکونت تھی اور ان لوگوں کا سردار معاویہ
بن بکر تھا اس شخص کا ننہال قوم عاد میں تھا اسی علاقہ کر
یہ وفد مکہ مکرمہ کے حوالی میں معاویہ بن بکر کے یہاں مقیم ہوا اُس نے
اُن لوگوں کا بہت اکرام کیا نہایت خاطر و مدارات کی یہ لوگ وہاں
شراب پیتے باندیوں کا ناچ دیکھتے تھے اس طرح اُنھوں نے ۹
عیش و نشاط میں ایک مہینہ بسر کیا معاویہ کو خیال آیا کہ یہ
لوگ تو راحت میں پڑ گئے اور قوم کی مصیبت کو بھول گئے
جو وہاں گرفتار بلا ہے مگر معاویہ بن بکر کو یہ خیال بھی تھا ۱۶
کہ اگر وہ ان لوگوں سے کچھ کہے تو شاید وہ یہ خیال کریں
کہ اب اس کو میزبانی گراں گزرنے لگی ہے اس لیے اُس نے
گانے والی باندی کو ایسے اشعار دیے جن میں قوم عاد کی
حاجت کا تذکرہ تھا جب باندی نے وہ نظم گائی تو اُن لوگوں کو
یاد آیا کہ ہم اس قوم کی مصیبت کی فریاد کرنے کے لیے
مکہ مکرمہ بھیجے گئے ہیں اب اُنھیں خیال ہوا کہ حرم شریف میں داخل
ہو کر قوم کے لیے پانی برسنے کی دعا کریں اسوقت مرثد ابن سعد نے کہا کہ
اللہ کی قسم تمہاری دعا سے پانی نہ برسے گا لیکن اگر تم اپنے نبی کی اطاعت کرو
اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو تو بارش ہوگی اور اسوقت مرثد نے اپنے اسلام
کا اظہار کر دیا ان لوگوں نے مرثد کو چھوڑ دیا اور خود مکہ مکرمہ جاکر دعا کی
اللہ تعالیٰ نے تین ابر بھیجے ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور آسمان سے ندا
ہوئی کہ اے قیل اپنے اور اپنی قوم کے لیے ان میں سے ایک ابر اختیار
کر اُس نے ابر سیاہ کو اختیار کیا با ایں خیال کہ اس سے بہت پانی برسے گا
چنانچہ وہ ابر قوم عاد کی طرف چلا اور وہ لوگ اسکو دیکھ کر بہت خوش
ہوئے مگر اس میں سے ایک ہوا چلی وہ اس شدت کی تھی کہ اونٹوں اور آدمیوں کو
اڑا اڑا کر کہیں سے کہیں لیجاتی تھی یہ دیکھ کر وہ لوگ گھروں میں داخل ہوئے
اور اپنے دروازے بند کر لیے مگر ہوا کی تیزی سے بچ نہ سکے اُسنے دروازے
بھی اکھیڑ دیے اور ان لوگوں کو ہلاک بھی کر دیا اور قدرت الٰہی سے سیاہ
پرندے نمودار ہوئے جنھوں نے انکی لاشوں کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک دیا
حضرت ہود مومنین کو لیکر قوم سے جدا ہو گئے تھے اسلیے وہ سلامت رہے قوم کے ہلاک ہونیکے بعد ایمانداروں کو ساتھ لیکر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آخر عمر شریف تک وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے ف جو حجاز و شام کے درمیان
سرزمین حجر میں رہتے تھے ف میرے صدق نبوت پر ف جسکا بیان یہ ہے کہ ف جو نہ کسی پیٹھ میں رہا نہ کسی پیٹ میں نہ کسی نر سے پیدا ہوا نہ مادہ سے نہ حمل میں رہا نہ اسکی خلقت تدریجاً تکمیل کو پہونچی بلکہ طریقہ عادیہ کے خلاف وہ پہاڑ کے ایک پتھر
سے دفعتہ پیدا ہوا اُسکی یہ پیدائش معجزہ ہے پھر وہ ایک دن پانی پیتا ہے اور تمام قبیلہ ثمود ایک دن یہ بھی معجزہ ہے کہ ایک ناقہ ایک قبیلہ کے برابر پی جائے اسکے علاوہ اس کے پینے کے روز اُسکا دودھ دوہا جاتا تھا اور وہ اتنا ہوتا تھا کہ تمام قبیلہ
کو کافی ہو اور پانی کے قائم مقام ہو جائے یہ بھی معجزہ اور تمام وحوش و حیوانات اس کی باری کے روز پانی پینے سے باز رہتے تھے یہ بھی معجزہ اتنے معجزات حضرت صالح علیہ السلام کے صدق نبوت کی زبردست حجتیں ہیں
ف ۱۹ نہ مارو نہ ہنکاؤ اگر ایسا کیا تو یہی نتیجہ ہوگا ف ۲ اے قوم ثمود ۔

مِنْ سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۖ فَاذْكُرُوا

محل بناتے ہو ف۱ اور پہاڑوں میں مکان تراشتے ہو ف۲ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو

آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ

ف۳ اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو اس کی

اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ

قوم کے تکبر والے کمزور مسلمانوں سے بولے کیا تم

أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُرْسَلٌ مِنْ رَبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ

جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کے رسول ہیں بولے وہ جو کچھ لیکر بھیجے گئے ہم اس پر

مُؤْمِنُونَ ﴿٧٥﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنْتُمْ بِهِ

ایمان رکھتے ہیں ف۴ متکبر بولے جس پر تم ایمان لائے ہمیں اس سے

كَافِرُونَ ﴿٧٦﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ

انکار ہے پس ف۵ ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح

ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧٧﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

ہم پر لے آؤ ف۶ جسکا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو تو انھیں زلزلے نے آلیا

فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ

تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے تو صالح نے اُن سے منھ پھیرا ف۷ اور کہا اے میری قوم بیشک

أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ ﴿٧٩﴾

میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچادی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرضی ہی نہیں

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا

اور لوط کو بھیجا ف۸ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے

مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً

جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو

مِنْ دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ﴿٨١﴾ وَمَا كَانَ

ف۹ عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ف۱۰ اور اس کی

ف۱ موسم گرما میں آرام کرنے کے لیے ف۲ موسم سرما کے لیے ف۳ اور اُسکا شکر بجا لاؤ ف۴ اُن کے دین کو قبول کرتے ہیں اُن کی رسالت کو مانتے ہیں ف۵ قوم ثمود نے ف۶ وہ عذاب ف۷ جبکہ اُنھوں نے سرکشی کی منقول ہے کہ ان لوگوں نے چہارشنبہ کو ناقہ کی کوچیں کاٹی تھیں تو حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس کے بعد تین روز زندہ رہو گے پہلے روز تمھارے سب کے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سرخ تیسرے روز سیاہ چوتھے روز عذاب آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یکشنبہ کو دوپہر کے قریب آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اُن لوگوں کے دل پھٹ گئے اور سب ہلاک ہو گئے ف۸ جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھتیجے ہیں آپ اہل سدوم کی طرف بھیجے گئے اور جب آپ کے چچا حضرت ابراہیم علیہما السلام نے شام کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سرزمین فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام اردن میں اترے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہل سدوم کیطرف مبعوث کیا آپ اُن لوگوں کو دین حق کی دعوت دیتے تھے اور فعلِ بد سے روکتے تھے جیسا کہ آیت شریف میں ذکر آتا ہے ف۹ یعنی اُنکے ساتھ بدفعلی کرتے ہو ف۱۰ کہ حلال کو چھوڑ کر حرام میں مبتلا ہوتے اور ایسے خبیث فعل کا ارتکاب کیا انسان کو شہوت بقائے نسل اور دنیا کی آبادی کے لئے دی گئی ہے اور عورتیں محل شہوت و موضع نسل بنائی گئی ہیں کہ اُن سے بطریقہ معروف حسب اجازت شرع اولاد حاصل کیجائے جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر اُنکا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور اُنھوں نے اس قوت کے مقصد صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حمل رہتا ہے نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اُسکے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیت کے اور کیا ہے علماء سیر و اخبار کا بیان ہے کہ قوم لوط کی بستیاں نہایت سرسبز و شاداب تھیں اور وہاں غلے اور پھل بکثرت پیدا ہوتے تھے زمین کا دوسرا خطہ اُسکا مثل نہ تھا اسلیے جابجا سے لوگ یہاں آتے تھے اور اُنھیں پریشان کرتے تھے ایسے وقت میں ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور اُن سے کہنے لگا کہ اگر تم مہمانوں کی اس کثرت سے نجات چاہتے ہو تو جب وہ لوگ آئیں تو اُنکے ساتھ بدفعلی کرو اسطرح یہ فعل بد اُنھوں نے شیطان سے سیکھا اور ان میں رائج ہوا۔

منزل ٢

جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ
قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہی کہنا کہ اُن ف۱ کو اپنی بستی سے نکال دو
اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ
لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں ف۲ تو ہم نے اُسے ف۳ اور اُس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اُسکی عورت وہ رہجانے
مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
والوں میں ہوئی ف۴ اور ہم نے اُنپر ایک مینھ برسایا ف۵ تو دیکھو کیسا
عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ
انجام ہوا مجرموں کا ف۶ اور مدین کی طرف اُن کی برادری سے شعیب کو بھیجا ف۷ کہا اے میری قوم
اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ
اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن
رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ
دلیل آئی ف۸ تو ناپ اور تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو ف۹
وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
اور زمین میں انتظام کے بعد فساد نہ پھیلاؤ یہ تمہارا بھلا ہے اگر
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ ج وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ
ایمان لاؤ اور ہر راستہ پر یوں نہ بیٹھو کہ راہگیروں کو ڈراؤ اور
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ
اللہ کی راہ سے اُنھیں روکو ف۱۰ جو اُس پر ایمان لائے اور اس میں کجی چاہو اور یاد کرو جب
كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾
تم تھوڑے تھے اُس نے تمہیں بڑھا دیا ف۱۱ اور دیکھو ف۱۲ فسادیوں کا کیسا انجام ہوا
وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ
اور اگر تم میں ایک گروہ اس پر ایمان لایا جو میں لیکر بھیجا گیا اور ایک گروہ نے
لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾
نہ مانا ف۱۳ تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ ہم میں فیصلہ کرے ف۱۴ اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ف۱۵

ف۱ یعنی حضرت لوط اور اُن کے متبعین
ف۲ اور پاکیزگی ہی اچھی ہوتی ہے وہی قابل مدح ہے لیکن اس قوم کا ذوق اتنا خراب ہوگیا تھا کہ اُنھوں نے اس صفت مدح کو عیب قرار دیا
ف۳ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو
ف۴ وہ کافرہ تھی اور اس قوم سے محبت رکھتی تھی
ف۵ عجیب طرح کا جیسیں ایسے پتھر برسے کہ گندھک اور آگ سے مرکب تھے ایک قول یہ ہے کہ بستی میں رہنے والے جو وہاں مقیم تھے وہ تو زمین میں دھنسا دیئے گئے اور جو سفر میں تھے وہ اس بارش سے ہلاک کیے گئے

ع ۱۰ / ۱۲ / ۱۷

ف۶ مجاہد نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اُنھوں نے اپنا بازو قوم لوط کی بستیوں کے نیچے ڈال کر اس خطہ کو اکھاڑ لیا اور آسمان کے قریب پہونچکر اُسکو اوندھا کرکے گرادیا اُس کے بعد پتھروں کی بارش کی گئی

منزل ۲

ف۷ حضرت شعیب علیہ السلام نے
ف۸ جس سے میری نبوت و رسالت یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے اس دلیل سے معجزہ مراد ہے
ف۹ اُن کے حق دیانت داری کے ساتھ پورے پورے ادا کرو
ف۱۰ اور دین کا اتباع کرنے میں لوگوں کے لیے سد راہ بنو
ف۱۱ تمہاری تعداد زیادہ کردی تو اس کی نعمت کا شکر کرو اور ایمان لاؤ
ف۱۲ بہ نگاہ عبرت پچھلی اُمتوں کے احوال اور گزرے ہوئے زمانوں میں سرکشی کرنیوالوں کے انجام و مآل اور سوچو ف۱۳ یعنی اگر تم میری رسالت میں اختلاف کرکے دو فرقے ہوگئے ایک فرقے نے مانا اور ایک منکر ہوا ف۱۴ کہ تصدیق کرنے والے ایمان داروں کو عزت دے اور ان کی مدد فرمائے اور جھٹلانیوالے منکرین کو ہلاک کرے اور اُنھیں عذاب دے ف۱۵ کیونکہ وہ حاکم حقیقی ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ
اُس کی قوم کے متکبر سردار بولے اے شعیب قسم ہے

يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ
کہ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ

قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا
کہا ف۱ کیا اگرچہ ہم بیزار ہوں ف۲ ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر تمہارے

فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ
دین میں آجائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے ف۳ اور ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے

فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى
دین میں آئے مگر یہ کہ اللہ چاہے ف۴ جو ہمارا رب ہے ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے اللہ ہی پر بھروسا کیا

اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ
ف۵ اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر ف۶ اور تیرا فیصلہ

الْفٰتِحِيْنَ ﴿٨٩﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ
سب سے بہتر اور اُس کی قوم کے کافر سردار بولے کہ اگر تم شعیب کے

شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٩٠﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا
تابع ہوئے تو ضرور تم نقصان میں رہوگے تو اُنھیں زلزلہ نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں

فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٩١﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا
اوندھے پڑے رہ گئے ف۷ شعیب کو جھٹلانے والے گویا ان گھروں میں کبھی رہے

فِيْهَا ۛ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلّٰى
ہی نہ تھے شعیب کو جھٹلانے والے ہی تباہی میں پڑے تو شعیب نے اُن سے منھ

عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ
پھیرا ف۸ اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا اور تمہارے بھلے کو نصیحت کی ف۹

فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ ع وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ
تو کیونکر غم کروں کافروں کا اور نہ بھیجا ہم نے کسی بستی میں

ربع ۹

ف۱ حضرت شعیب علیہ السلام نے

ف۲ حاصل مطلب یہ ہے کہ ہم تمہارا دین نہ قبول کرینگے اور اگر تم نے ہم پر جبر کیا جب بھی نہ مانیں گے کیونکہ

ف۳ اور تمہارے دین باطل کے قبح و فساد کا علم دیا ہے

ف۴ اور اسکو ہلاک کرنا منظور ہو اور ایسا ہی مقدر ہو

ف۵ اپنے تمام امور میں وہی ہمیں ایمان پر ثابت رکھے گا وہی زیادت ایقان کی توفیق دیگا

ف۶ زجاج نے کہا کہ اسکے یہ معنی ہوسکتے ہیں کہ اے رب ہمارے امر کو ظاہر فرمادے مراد اس سے یہ ہے کہ ان پر ایسا عذاب نازل فرما جس سے انکا باطل پر ہونا اور حضرت شعیب علیہ السلام اور انکے متبعین کا حق پر ہونا ظاہر ہو۔

منزل ۲

ف۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر جہنم کا دروازہ کھولا اور ان پر دوزخ کی شدید گرمی بھیجی جس سے سانس بند ہوگئے اب نہ انھیں سایہ کام دیتا تھا نہ پانی اس حالت میں وہ تہ خانہ میں داخل ہوئے تاکہ وہاں انھیں کچھ امن ملے لیکن وہاں باہر سے زیادہ گرمی تھی وہاں سے نکلکر جنگل کی طرف بھاگے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا جس میں نہایت سرد اور خوشگوار ہوا تھی اسکے سایہ میں آئے اور ایک نے دوسرے کو پکار پکار کر جمع کرلیا مرد عورتیں بچے سب مجتمع ہوگئے تو وہ بحکم الٰہی آگ بنکر بھڑک اٹھا اور وہ اسمیں اسطرح جل گئے جیسے بھاڑ میں کوئی چیز بھن جاتی ہو

معانقہ

قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب ایکہ کی طرف بھی مبعوث فرمایا تھا اور اہل مدین کی طرف بھی اصحاب ایکہ تو ابر سے ہلاک کیئے گئے اور اہل مدین زلزلہ میں گرفتار ہوئے اور ایک ہولناک آواز سے ہلاک ہوگئے ف۸ جب ان پر عذاب آیا ف۹ مگر تم کسی طرح ایمان نہ لائے۔

ع ۱۱ / ۱

نَّبِيٍّ إِلَّآ أَخَذْنَآ أَهْلَهَا بِالْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ﴿٩٤﴾

کوئی نبی وا مگر یہ کہ اس کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا وا کہ وہ کسی طرح زاری کریں وا

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا وَّقَالُوا قَدْ

پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی وا یہانتک کہ وہ بہت ہوگئے وا اور بولے بیشک

مَسَّ آبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا

ہمارے باپ دادا کو رنج و راحت پہنچے تھے وا تو ہم نے اُنہیں اچانک اُن کی غفلت میں

يَشْعُرُونَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا

پکڑ لیا وا اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے وا تو ضرور

عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم

ہم اُن پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے وا مگر انہوں نے تو جھٹلایا وا تو ہم نے

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩٦﴾ أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا

اُنہیں اُنکے کیے پر گرفتار کیا وا کیا بستیوں والے وا نہیں ڈرتے کہ اُنپر ہمارا عذاب رات کو آئے

بَيَاتًا وَهُمْ نَآئِمُونَ ﴿٩٧﴾ أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا

جب وہ سوتے ہوں یا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ اُنپر ہمارا عذاب دن چڑھے

ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩٨﴾ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ

آئے جب وہ کھیل رہے ہوں وا کیا اللہ کی خفی تدبیر سے بےخبر ہیں وا تو اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے

إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٩٩﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ

مگر تباہی والے وا اور کیا وہ جو زمین کے مالکوں کے بعد اُس کے

مِن بَعْدِ أَهْلِهَآ أَن لَّوْ نَشَآءُ أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ

وارث ہوئے اُنہیں اتنی ہدایت نہ ملی کہ ہم چاہیں تو اُنہیں اُنکے گناہوں پر آفت پہنچائیں وا اور ہم اُنکے

قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ

دلوں پر مہر کرتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں سنتے وا یہ بستیاں ہیں وا جن کے احوال ہم تمہیں

أَنبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا

سناتے ہیں وا اور بیشک اُنکے پاس اُنکے رسول روشن دلیلیں وا لیکر آئے تو وہ وا اس قابل نہ ہوئے کہ وہ ایمان لاتے

وا جسکو اس کی قوم نے جھٹلایا ہو وا فقر و تنگدستی اور مرض و بیماری میں گرفتار کیا وا تکبر چھوڑیں توبہ کریں حکم الٰہی کے مطیع بنیں وا کہ سختی و تکلیف کے بعد راحت و آسائش پہونچا اور بدنی و مالی نعمتیں ملنا اطاعت و شکرگزاری کا مستدعی ہے وا انکی تعداد بھی زیادہ ہوئی اور مال بھی بڑھے وا یعنی زمانہ کا دستور ہی یہ ہے کبھی تکلیف ہوتی ہے کبھی راحت ہمارے باپ دادا پر بھی ایسے احوال گزر چکے ہیں اس سے انکا مدعا یہ تھا کہ پچھلا زمانہ جو سختیوں میں گزرا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ عقوبت و سزا نہ تھا تو اپنا دین ترک کرنا نہ چاہیے نہ ان لوگوں نے شدت و تکلیف سے کچھ نصیحت حاصل کی نہ راحت و آرام سے انہیں کوئی جذبۂ شکر و طاعت پیدا ہوا وہ غفلت میں سرشار رہے وا جبکہ اُنہیں عذاب کا خیال بھی نہ تھا ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور بندوں کو گناہ و سرکشی ترک کرکے اپنے مالک کا رضا جو ہونا چاہیے۔ وا اور خدا اور رسول کی اطاعت اختیار کرتے اور جس چیز کو اللہ اور رسول نے منع فرمایا اس سے باز رہتے وا ہر طرف سے اُنہیں خیر پہونچتی وقت پر نافع اور مفید بارشیں ہوتیں زمین سے کھیتی پھل بکثرت پیدا ہوتے رزق کی فراخی ہوتی امن و سلامتی رہتی آفتوں سے محفوظ رہتے وا اللہ کے رسولوں کو وا اور انواع عذاب میں مبتلا کیا وا کفار خواہ وہ مکۂ مکرمہ کے رہنے والے ہوں یا گرد و پیش کے یا اور کہیں کے وا اور عذاب کے آنے سے غافل ہوں وا اور اسکی ڈھیل دینے اور دنیوی نعمت دینے پر مغرور ہو کر اسکے عذاب سے بےفکر ہوگئے ہیں وا اور اسکے مخلص بندے اسکا خوف رکھتے ہیں۔ ربیع بن خُثَیم کی صاحبزادی نے انسے کہا کیا سبب ہے میں دیکھتی ہوں سب لوگ سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے ہیں فرمایا اے نورِ نظر تیرا باپ شب کو سونے سے ڈرتا ہے یعنی یہ کہ غافل ہوکر سو جانا کہیں سبب عذاب نہ ہو وا جیسا کہ ہم نے انکے مورثوں کو انکی نافرمانی کے سبب ہلاک کیا وا اور کوئی پند و نصیحت نہیں مانتے وا قوم حضرت نوح اور عاد و ثمود اور قوم حضرت لوط و قوم حضرت شعیب کی وا تاکہ معلوم ہو کہ ہم اپنے رسولوں کی اور اپنے ایمان لانے والوں کی اپنے دشمنوں یعنی کافروں کے مقابلہ میں مدد کیا کرتے ہیں وا یعنی معجزات باہرات وا تادم مرگ۔

منزل ٢

ع ١٢ ۔ ٦

بِمَا كَذَّبُوا مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ﴿١٠١﴾

جیسے پہلے جھٹلا چکے تھے ف۱ اللہ یونہی چھاپ لگا دیتا ہے کافروں کے دلوں پر ف۲

وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ ۖ وَإِن وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ

اور اُن میں اکثر کو ہم نے قول کا سچا نہ پایا ف۳ اور ضرور ان میں اکثر کو

لَفَاسِقِينَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ

بے حکم ہی پایا پھر ان ف۴ کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں ف۵ کے ساتھ فرعون اور

مَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٠٣﴾ وَ

اسکے درباریوں کی طرف بھیجا تو اُنھوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی ف۶ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مفسدوں کا اور

قَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٤﴾ حَقِيقٌ

موسیٰ نے کہا اے فرعون میں پروردگار عالم کا رسول ہوں مجھے سزاوار ہے

عَلَىٰ أَن لَّا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ

کہ اللہ پر نہ کہوں مگر سچی بات ف۷ میں تم سب کے پاس تمھارے رب کی طرف سے

فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٠٥﴾ قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا

نشانی لیکر آیا ہوں ف۸ تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ چھوڑ دے ف۹ بولا اگر تم کوئی نشانی لیکر آئے ہو تو لاؤ

إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٠٦﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ

اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک ظاہر اژدہا

مُّبِينٌ ﴿١٠٧﴾ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٠٨﴾ قَالَ الْمَلَأُ

ہو گیا ف۱۰ اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ف۱۱ قوم فرعون کے

مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٩﴾ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم

سردار بولے یہ تو ایک علم والا جادوگر ہے ف۱۲ تمہیں تمہارے ملک ف۱۳ سے

مِّنْ أَرْضِكُمْ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ

نکالا چاہتا ہے تو تمھارا کیا مشورہ ہے بولے انہیں اور انکے بھائی ف۱۴ کو ٹھہرا اور شہروں میں

فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿١١١﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَاءَ السَّحَرَةُ

لوگ جمع کرنے والے بھیج دے کہ ہر علم والے جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں ف۱۵ اور جادوگر

ف۱ اپنے کفر و تکذیب پر جمے ہی رہے

ف۲ جن کی نسبت اس کے علم میں ہے کہ کفر پر قائم رہیں گے اور کبھی ایمان نہ لائیں گے

ف۳ اُنھوں نے اللہ کے عہد پورے نہ کیے اور جب کبھی کوئی مصیبت آئی تو عہد کرتے کہ یارب تو اگر اس سے ہمیں نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائینگے پھر جب نجات پاتے عہد سے پھر جاتے (مدارک)

ف۴ انبیاء مذکورین

ف۵ یعنی معجزات و امتحانات مثل ید بیضا و عصا وغیرہ

ف۶ اُنھیں جھٹلایا اور کفر کیا

ف۷ کیونکہ رسول کی یہی شان ہے وہ کبھی غلط بات نہیں کہتے اور تبلیغ رسالت میں انکا کذب ممکن نہیں

ف۸ جس سے میری رسالت ثابت ہے اور وہ نشانی معجزات ہیں۔

ف۹ اور اپنی قید سے آزاد کر دے تاکہ وہ میرے ساتھ ارض مقدسہ میں چلے جائیں جو اُنکا وطن ہے

منزل ٢

ف۱۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا زرد رنگ منھ کھولے ہوئے زمین سے ایک میل اونچا اپنی دم پر کھڑا ہو گیا اور ایک جبڑا اس نے زمین پر رکھا اور ایک قصر شاہی کی دیوار پر پھر اُس نے فرعون کی طرف رخ کیا تو فرعون اپنے تخت سے کود کر بھاگا اور ڈر سے اسکی ریح نکل گئی اور لوگوں کی طرف رخ کیا تو ایسی بھاگ پڑی کہ ہزاروں آدمی آپس میں کچل کر مر گئے فرعون گھر میں جا کر چیخنے لگا اے موسیٰ تمہیں اسکی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اسکو پکڑ لو میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور تمھارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجے دیتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسکو اُٹھا لیا تو وہ مثل سابق عصا تھا۔

١٣ ع ٩ ٣

ف۱۱ اور اسکی روشنی اور چمک نور آفتاب پر غالب ہو گئی

ف۱۲ جس نے جادو سے نظر بندی کی اور لوگوں کو عصا اژدہا نظر آنے لگا اور گندمی رنگ کا ہاتھ آفتاب سے زیادہ روشن معلوم ہونے لگا

ف۱۳ مصر ف۱۴ حضرت ہارون ف۱۵ جو سحر میں ماہر ہو اور سب سے فائق چنانچہ لوگ روانہ ہوئے اور اطراف و بلاد میں تلاش کر کے جادوگروں کو لے آئے:-

فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ
فرعون کے پاس آئے بولے کچھ ہمیں انعام ملے گا اگر ہم غالب آئیں بولا

نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ
ہاں اور اس وقت تم مقرب ہو جاؤ گے بولے اے موسیٰ یا تو ف١ آپ ڈالیں یا

اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿١١٥﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا
ہم ڈالنے والے ہوں ف٢ کہا تمہیں ڈالو ف٣ جب اُنھوں نے ڈالا ف٤

اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿١١٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ
لوگوں کی نگاہوں پر جادو کر دیا اور اُنھیں ڈرایا اور بڑا جادو لائے اور ہم نے

اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾
موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو ناگاہ اُن کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ف٥

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا
تو حق ثابت ہوا اور اُن کا کام باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل ہو کر

صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ
پلٹے اور جادوگر سجدے میں گرا دیئے گئے ف٦ بولے ہم ایمان لائے جہان کے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ
رب پر جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا فرعون بولا تم اُس پر ایمان لے آئے

بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ
قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں یہ تو بڑا جعل ہے جو تم سب نے ف٧ شہر میں پھیلایا ہے

لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٣﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ
کہ شہر والوں کو اُس سے نکال دو ف٨ تو اب جان جاؤ گے ف٩ قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ

وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ
اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی دوں گا ف١٠ بولے ہم اپنے

اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا
رب کی طرف پھرنے والے ہیں ف١١ اور تجھے ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے جب

ف١ پہلے اپنا عصا ف٢ جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے اس ادب کا عوض اُنھیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں ایمان و ہدایت کے ساتھ مشرف کیا ف٣ یہ فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس لیے تھا کہ آپ اُنکی کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے اور اعتماد کامل رکھتے تھے کہ اُنکے معجزے کے سامنے سحر ناکام و مغلوب ہوگا۔

ف٤ اپنا سامان جس میں بڑے بڑے رسے اور شہتیر تھے تو وہ اژدہے نظر آنے لگے اور میدان اُن سے بھرا معلوم ہونے لگا۔ ف٥ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک عظیم الشان اژدہا بن گیا ابن زید کا قول ہے کہ یہ اجتماع اسکندریہ میں ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اژدہے کی دم سمندر کے پار پہونچ گئی تھی وہ جادوگروں کی سحرکاریوں کو ایک ایک کرکے نگل گیا اور تمام رسے اور لٹھے جو اُنھوں نے جمع کیے تھے جو تین سو اونٹ کا بار تھے سب کا خاتمہ کر دیا جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکو دست مبارک میں لیا تو پہلے کی طرح عصا ہوگیا اور اسکا جسم اور وزن اپنے حال پر رہا یہ دیکھ کر جادوگروں نے پہچان لیا کہ عصائے موسیٰ سحر نہیں اور قدرت بشری ایسا کرشمہ نہیں دکھا سکتی ضرور یہ امر سماوی ہے یہ بات سمجھ کر وہ اٰمنا برب العالمین کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے

منزل ٢

ف٦ یعنی یہ معجزہ دیکھکر ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے معلوم ہوتا تھا کسی نے پیشانیاں پکڑ کر زمین پر لگا دیں ف٧ یعنی تم نے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب نے متفق ہو کر ف٨ اور خود اس پر مسلط ہو جاؤ ف٩ کہ میں تمہارے ساتھ کسطرح پیش آتا ہوں ف١٠ نیل کے کنارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا میں پہلا سولی دینے والا پہلا ہاتھ پاؤں کاٹنے والا فرعون ہے فرعون کی اس گفتگو پر جادوگروں نے یہ جواب دیا جو اگلی آیت میں مذکور ہے ف١١ تو ہمیں موت کا کیا غم کیونکہ مر کر ہمیں اپنے رب کی لقاء اور اسکی رحمت نصیب ہوگی اور جب سبکو اسی کی طرف رجوع کرنا ہے تو وہ خود ہمارے تیرے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔

ف۱ یعنی ہم کو صبر کامل تام عطا فرما اور اس کثرت سے عطا فرما جیسے پانی کسی پر انڈیل دیا جاتا ہے ف۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ لوگ دن کے اول وقت میں جادوگر تھے
اور اسی روز آخر وقت میں شہید ف۳ یعنی مصر میں تیری مخالفت کریں اور وہاں کے باشندوں کا دین بدلیں اور یہ انھوں نے اس لیے کہا تھا کہ ساحروں کے ساتھ
چھ لاکھ آدمی ایمان لے آئے تھے (مدارک) ف۴ کہ نہ تیری عبادت کریں نہ تیرے مقرر کیے ہوئے معبودوں کی سدی کا قول ہے
کہ فرعون نے اپنی قوم کیلئے بت بنوا دیے تھے اور ان کی
عبادت کرنیکا حکم دیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تمہارا
بھی رب ہوں اور ان بتوں کا بھی بعض مفسرین
نے فرمایا کہ فرعون دہری تھا یعنی صانع عالم کے
وجود کا منکر اس کا خیال تھا کہ عالم سفلی کے
مدبّر کواکب ہیں اسی لیے اس نے ستاروں کی صورتوں
پر بت بنوائے تھے ان کی خود بھی عبادت کرتا تھا اور
دوسروں کو بھی ان کی عبادت کا حکم دیتا تھا اور
اپنے آپ کو مطاع و مخدوم زمین کا کہتا تھا اسی لیے
اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہتا تھا ف۵ قوم فرعون کے
سرداروں نے فرعون سے یہ جو کہا تھا کہ کیا تو موسیٰ
اور اسکی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں
فساد پھیلائیں اس سے انکا مطلب فرعون کو حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے اور آپ کی قوم کے قتل پر ابھارنا
تھا جب انھوں نے ایسا کیا تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے انکو نزول عذاب کا خوف دلایا اور فرعون
اپنی قوم کی خواہش پر قدرت نہیں رکھتا تھا کیونکہ وہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی قوت سے مرعوب
ہو چکا تھا اسی لیے اس نے اپنی قوم سے یہ کہا کہ ہم بنی اسرائیل
کے لڑکوں کو قتل کرینگے لڑکیوں کو چھوڑ دینگے اس سے اسکا
مطلب یہ تھا کہ اس طرح قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
تعداد گھٹا کر انکی قوت کم کریں گے اور عوام میں اپنا بھرم
رکھنے کیلئے یہ بھی کہدیا کہ ہم بیشک انپر غالب
ہیں لیکن فرعون کے اس قول سے کہ ہم
بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرینگے بنی اسرائیل
میں کچھ پریشانی پیدا ہوگئی اور انھوں نے حضرت موسیٰ
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسکی شکایت کی اسکے جواب میں
حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا جو
اسکے بعد آتا ہے) ف۶ وہ کافی ہے ف۷ مصیبتوں اور
بلاؤں پر اور گھبراؤ نہیں ف۸ اور زمین مصر بھی اسی
میں داخل ہے ف۹ یہ فرما کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی
اسرائیل کو توقع دلائی کہ فرعون اور اسکی قوم ہلاک ہوگی اور
بنی اسرائیل انکی زمینوں اور شہروں کے مالک ہونگے ف۱۰
انھیں کے لیے فتح و ظفر ہے اور انھیں کے لیے عاقبت
محمودہ ف۱۱ کہ فرعون اور فرعونیوں نے طرح طرح کی
مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل
کیا تھا ف۱۲ کہ اب وہ پھر ہماری اولاد کے قتل کا ارادہ
رکھتا ہے تو ہماری مدد کب ہوگی اور یہ مصیبتیں کب
دفع کیجائیں گی ف۱۳ اور کس طرح شکر نعمت بجالاتے
ہو ف۱۴ اور فقر و فاقہ کی مصیبت میں گرفتار کیا ف۱۵
اور کفر و معصیت سے باز آئیں فرعون نے اپنی چار سو
برس کی عمر میں سے تین سو بیس سال تو اس آرام کیساتھ
گزارے تھے کہ اس مدت میں کبھی درد یا بخار یا بھوک
میں مبتلا ہی نہیں ہوا اب قحط سالی کی سختی انپر اس لیے
ڈالی گئی کہ وہ اس سختی ہی سے خدا کو یاد کریں اور اس کی
طرف متوجہ ہوں لیکن وہ کفر میں اسقدر راسخ ہوچکے
تھے کہ ان تکلیفوں سے بھی ان کی سرکشی ہی بڑھتی رہی ف۱۶ اور ارزانی و فراخی و امن و عافیت ہوتی ف۱۷ یعنی ہم اس کے مستحق ہی ہیں اور اسکو اللہ کا فضل نہ جانتے اور شکر الٰہی نہ بجالاتے ف۱۸ اور
کہتے کہ یہ بلائیں ان کی وجہ سے پہونچیں اگر یہ نہ ہوتے تو یہ مصیبتیں نہ آتیں ف۱۹ جو اس نے مقدر کیا ہے وہی پہونچتا ہے اور یہ ان کے کفر کے سبب ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں معنی یہ ہیں کہ بڑی شامت
تو وہ ہے جو ان کے لیے اللہ کے یہاں ہے یعنی عذاب دوزخ۔

۱۴ ع ۱۶ ۴

لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

جب وہ ہمارے پاس آئیں اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے ف۱ اور ہمیں مسلمان اٹھا ف۲

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا

اور قوم فرعون کے سردار بولے کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے

فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں ف۳ اور موسیٰ تجھے اور تیرے ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو چھوڑ دے ف۴ بولا اب ہم انکے بیٹوں کو

نَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ

قتل کریں گے اور انکی بیٹیاں زندہ رکھیں گے اور ہم بیشک ان پر غالب ہیں ف۵ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا

اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ڐ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ

اللہ کی مدد چاہو ف۶ اور صبر کرو ف۷ بے شک زمین کا مالک اللہ ہے ف۸ اپنے بندوں میں جسے چاہے

مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ

وارث بنائے ف۹ اور آخر میدان پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے ف۱۰ بولے ہم ستائے گئے آپ کے آنے سے پہلے ف۱۱

اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰي رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ

اور آپ کے تشریف لانے کے بعد ف۱۲ کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک

عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

کرے اور اس کی جگہ زمین کا مالک تمہیں بنائے پھر دیکھے کیسے کام کرتے ہو ف۱۳

منزل ۲

۱۵ ع ۳ ۵

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

اور بیشک ہم نے فرعون والوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کے گھٹانے سے پکڑا ف۱۴

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ

کہ کہیں وہ نصیحت مانیں ف۱۵ تو جب انہیں بھلائی ملتی ف۱۶ کہتے یہ ہمارے لیے ہے ف۱۷

وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۭ اَلَآ اِنَّمَا

اور جب برائی پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے بدشگونی لیتے ف۱۸

طٰۗىِٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا

سن لو انکے نصیبہ کی شامت تو اللہ کے یہاں ہے ف۱۹ لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں اور بولے تم کیسی بھی نشانی

ف۱ جب انکی سرکشی یہانتک پہونچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُنکے حق میں بددعا کی آپ مستجاب الدعوات تھے دعا قبول ہوئی ف۲ جب جادوگروں کے ایمان لانیکے بعد بھی فرعونی اپنے کفر و سرکشی پر جمے رہے تو ان پر آیات الٰہیہ پیا پے وارد ہونے لگیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی تھی کہ یارب فرعون زمین میں بہت سرکش ہو گیا اور اُسکی قوم نے عہد شکنی کی اُنھیں ایسے عذاب میں گرفتار کر جو اُنکے لیے سزا ہو اور میری قوم اور بعد والونکے لیے عبرت تو اللہ تعالیٰ نے طوفان بھیجا ابر آیا اندھیرا ہوا کثرت سے بارش ہونے لگی قبطیوں کے گھروں میں پانی بھر گیا یہانتک کہ وہ اس میں کھڑے رہ گئے اور پانی اُنکی گردنوں کی ہنسلیوں تک آگیا انمیں سے جو بیٹھا ڈوب گیا نہ ہل سکتے تھے نہ کچھ کام کر سکتے تھے سنیچر سے سنیچر تک سات روز تک اسی مصیبت میں مبتلا رہے اور باوجود اسکے کہ بنی اسرائیل کے گھر اُنکے گھروں سے متصل تھے اُنکے گھروں میں پانی نہ آیا جب یہ لوگ عاجز ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عرض کیا ہمارے لیے دعا فرمایئے کہ یہ مصیبت رفع ہو تو ہم آپ پر ایمان لائیں اور بنی اسرائیل کو آپکے ساتھ بھیجدیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی طوفان کی مصیبت رفع ہوئی زمین میں وہ سرسبزی و شادابی آئی جو پہلے نہ دیکھی تھی کھیتیاں خوب ہوئیں درخت خوب پھلے تو فرعونی کہنے لگے یہ پانی تو نعمت تھا اور ایمان نہ لائے ایک مہینہ تو عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے ٹڈی بھیجی وہ کھیتیاں اور پھل درختوں کے پتے مکانوں کے دروازے چھتیں تختے سامان حتیٰ کہ لوہے کی کیلیں تک کھا گئیں اور قبطیوں کے گھروں میں بھر گئیں اور بنی اسرائیل کے یہاں نہ گئیں اب قبطیوں نے پریشان ہو کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی ایمان لانے کا وعدہ کیا اس پر عہد و پیمان کیا سات روز یعنی شنبہ سے شنبہ تک ٹڈی کی مصیبت میں مبتلا رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے نجات پائی کھیتیاں اور پھل جو کچھ باقی رہ گئے تھے اُنھیں دیکھکر کہنے لگے یہ ہمیں کافی ہیں ہم اپنا دین نہیں چھوڑتے چنانچہ ایمان نہ لائے عہد وفا نہ کیا اور اپنے اعمال خبیثہ میں مبتلا ہو گئے ایک مہینہ عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے قمل بھیجے اس میں مفسرین کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ قمل گھن ہے بعض کہتے ہیں جوں بعض کہتے ہیں ایک اور چھوٹا سا کیڑا ہے اس کیڑے نے جو کھیتیاں اور پھل باقی رہے تھے وہ کھا لیے کپڑوں میں گھس جاتا تھا اور جلد کو کاٹتا تھا کھانے میں بھر جاتا تھا اگر کوئی دس بوری گیہوں چکی پر لیجاتا تو تین سیر واپس لاتا باقی سب کیڑے کھا جاتے یہ کیڑے فرعونیوں کے بال بھنویں پلکیں چاٹ گئے جسم پر چیچک کی طرح بھر جاتے سونا دشوار کر دیا تھا اس مصیبت سے فرعونی چیخ پڑے اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا ہم توبہ کرتے ہیں آپ اس بلا کے دفع ہونے کی دعا فرمایئے چنانچہ سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی حضرت کی دعا سے رفع ہوئی لیکن فرعونیوں نے پھر عہد شکنی کی اور پہلے سے زیادہ خبیث تر عمل شروع کیے ایک مہینہ امن میں گزرنے کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مینڈک بھیجے اور یہ حال ہوا کہ آدمی بیٹھتا تھا تو اُسکی مجلس میں مینڈک بھر جاتے تھے بات کرنیکے لیے منہ کھولتا تو مینڈک کود کر منہ میں پہونچتا ہانڈیوں میں مینڈک کھانوں میں مینڈک چولہوں میں مینڈک بھر جاتے تھے آگ بجھ جاتی تھی لیٹتے تھے تو مینڈک اوپر سوار ہوتے تھے اس مصیبت سے فرعونی رو پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اب کی بار ہم پکی توبہ کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُنسے عہد و پیمان لیکر دعا کی تو سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی دفع ہوئی اور ایک مہینہ عافیت سے گزرا لیکن پھر اُنھوں نے عہد توڑ دیا اور اپنے کفر کی طرف لوٹے پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بددعا فرمائی تو تمام کنوؤں کا پانی نہروں اور چشموں کا پانی دریائے نیل کا پانی غرض ہر پانی اُنکے لیے تازہ خون بن گیا اُنھوں نے فرعون سے اسکی شکایت کی تو کہنے لگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو سے تمہاری نظر بندی کر دی اُنھوں نے کہا کیسی نظر بندی ہمارے برتنوں میں خون کے سوا پانی کا نام و نشان ہی نہیں تو فرعون نے حکم دیا کہ قبطی بنی اسرائیل کے ساتھ ایک ہی برتن سے پانی لیں تو جب بنی اسرائیل نکالتے تو پانی نکلتا قبطی نکالتے تو اُسی برتن سے خون نکلتا یہانتک کہ فرعونی عورتیں پیاس سے عاجز ہو کر بنی اسرائیل کی عورتوں کے پاس آئیں اور اُن سے پانی مانگا تو وہ پانی اُنکے برتن میں آتے ہی خون ہو گیا تو فرعونی عورت کہنے لگی کہ تو پانی اپنے منہ میں لیکر میرے منہ میں کلی کر دے جبتک وہ پانی اسرائیلی عورت کے منہ میں رہا پانی تھا جب فرعونی عورت کے منہ میں پہونچا خون ہو گیا فرعون خود پیاس سے مضطر ہوا تو اس نے تر درختوں کی رطوبت چوسی وہ رطوبت منہ میں پہونچتے ہی خون ہو گئی سات روز تک خون کے سوا کوئی چیز پینے کی میسر نہ آئی تو پھر حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کی درخواست کی اور ایمان لانیکا وعدہ کیا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی یہ مصیبت بھی رفع ہوئی مگر ایمان پھر بھی نہ لائے ف۳ ایک کے بعد دوسری اور ہر عذاب ایک ہفتہ قائم رہتا اور دوسرے عذاب سے ایک مہینہ کا فاصلہ ہوتا ف۴ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے ف۵ کہ وہ آپکی دعا قبول فرمائے گا ف۶ یعنی دریائے نیل میں جب بار بار اُنھیں عذابوں سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو وہ میعاد پوری ہونیکے بعد جو اُنکے لیے مقرر فرمائی گئی تھی اُنھیں اللہ تعالیٰ نے غرق کر کے ہلاک کر دیا ف۷ اصلاً تدبر و التفات نہیں کرتے تھے ف۸ یعنی بنی اسرائیل کو ف۹ یعنی مصر و شام ف۱۰ نہروں درختوں پھلوں کھیتوں اور پیداوار کی کثرت سے ف۱۱ ان تمام عمارتوں اور ایوانوں اور باغوں کو ف۱۲ فرعون اور اس کی قوم کو دریائے قلزم کو عبور کرنیکے بعد۔

تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾

لیکر ہمارے پاس آؤ کہ ہم پر اُس سے جادو کرو ہم کسی طرح تم پر ایمان لانیوالے نہیں ف۱

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ

تو بھیجا ہم نے اُن پر طوفان ف۲ اور ٹڈی اور گھن (یا کلنی یا جوئیں) اور مینڈک

وَالدَّمَ آيَاتٍ مُفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿١٣٣﴾

اور خون جدا جدا نشانیاں ف۳ تو انہوں نے تکبر کیا ف۴ اور وہ مجرم قوم تھی

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ

اور جب اُن پر عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب

عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ

جو اسکا تمہارے پاس ہے ف۵ بیشک اگر تم ہم پر سے عذاب اٹھا دوگے تو ہم ضرور تم پر ایمان لائینگے اور بنی اسرائیل کو

مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٣٤﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَى أَجَلٍ

تمہارے ساتھ کردینگے پھر جب ہم اُنسے عذاب اٹھالیتے ایک مدت کے لیے جس تک انہیں

هُمْ بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي

پہنچنا ہے جبھی وہ پھر جاتے تو ہم نے اُن سے بدلا لیا تو اُنہیں دریا میں ڈبو دیا

الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٣٦﴾ وَأَوْرَثْنَا

ف۶ اس لیے کہ ہماری آیتیں جھٹلاتے اور اُن سے بے خبر تھے ف۷ اور ہم نے اس

الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَ

قوم کو ف۸ جو دبا لی گئی تھی اس زمین ف۹ کے پورب پچھم کا

مَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَى

وارث کیا جس میں ہم نے برکت رکھی ف۱۰ اور تیرے رب کا اچھا وعدہ

عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ

بنی اسرائیل پر پورا ہوا بدلا اُنکے صبر کا اور ہم نے برباد کر دیا ف۱۱ جو کچھ

فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ﴿١٣٧﴾ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي

فرعون اور اس کی قوم بناتی اور جو چنائیاں اُٹھاتے تھے ف۱۲ اور ہم نے بنی

منزل ۲

الربع

إِسْرَآءِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ
اسرائیل کو دریا پار اتارا تو ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا کہ اپنے بتوں کے آگے آسن مارے تھے ف١

قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَل لَّنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ
بولے اے موسیٰ ہمیں ایک خدا بنا دے جیسا ان کے لیے اتنے خدا ہیں بولا تم ضرور جاہل لوگ ہو

تَجْهَلُونَ ﴿۱۳۸﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا
ف٢ یہ حال تو بربادی کا ہے جس میں یہ ف٣ لوگ ہیں اور جو کچھ کر رہے ہیں نرا

يَعْمَلُونَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى
باطل ہے کہا کیا اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی خدا تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں زمانے بھر پر

الْعَالَمِينَ ﴿۱۴۰﴾ وَإِذْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ
فضیلت دی ف٤ اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات بخشی کہ تمہیں بری

سُوءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ
مار دیتے تمہارے بیٹے ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں باقی رکھتے

وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ
اور اس میں تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا ف٥ اور ہم نے موسیٰ سے ف٦

ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَ
تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں ف٧ دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا

قَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ
ف٨ اور موسیٰ نے ف٩ اپنے بھائی ہارون سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور

سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ
فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اسکے رب نے کلام فرمایا

قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن تَرَانِي وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى
ف١٠ عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا ف١١ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ

الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ
یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا ف١٢ پھر جب اس کے رب نے

ف١ اور انکی عبادت کرتے تھے ابن جریج نے کہا کہ یہ بت گائے کی شکل کے تھے ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل ف٢ کہ اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی نہ سمجھے کہ اللہ واحد لاشریک لہ ہے اسکے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور کسی کی عبادت جائز نہیں ف٣ بت پرست ف٤ یعنی خدا وہ نہیں ہوتا جو تلاش کرکے بنا لیا جائے بلکہ خدا وہ ہے جس نے تمہیں فضیلت دی کیونکہ وہ فضل و احسان پر قادر ہے تو وہی عبادت کا مستحق ہے ف٥ یعنی جب اس نے تم پر ایسی عظیم نعمتیں فرمائیں تو تمہیں کب شایاں ہے کہ تم اسکے سوا اور کی عبادت کرو ف٦ توریت عطا فرمانے کے لیے ماہ ذو القعدہ کی ف٧ ذی الحجہ کی ف٨ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنی اسرائیل سے وعدہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ انکے دشمن فرعون کو ہلاک فرما دے تو وہ انکے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک کتاب لائینگے جس میں حلال و حرام کا بیان ہوگا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کتاب کے نازل فرمانے کی درخواست کی حکم ہوا کہ تیس روزے رکھیں جب آپ وہ روزے پورے کر چکے تو آپکو اپنے دہن مبارک میں ایک طرح کی بو معلوم ہوئی آپ نے مسواک کی ملائکہ نے عرض کیا کہ ہمیں آپکے دہن مبارک سے بڑی محبوب خوشبو آیا کرتی تھی آپ نے مسواک کرکے اسکو ختم کر دیا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ماہ ذی الحجہ میں دس روزے اور رکھیں اور فرمایا کہ اے موسیٰ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو میرے نزدیک خوشبوئے مشک سے زیادہ اطیب ہے ف٩ پہاڑ پر مناجات کے لیے جاتے وقت ف١٠ آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام فرمایا اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ ہم اس کلام کی حقیقت سے بحث کر سکیں اخبار میں وارد ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کلام سننے کیلئے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت کی اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھ کر طور سینا میں حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر نازل فرمایا جس نے پہاڑ کو ہر طرف سے بقدر چار فرسنگ کے ڈھک لیا شیاطین اور زمین کے جانور حتی کہ ساتھ رہنے والے فرشتے تک وہاں سے علیحدہ کر دیئے گئے اور آپ کے لیے آسمان کھول دیا گیا تو آپ نے ملائکہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اور آپنے عرش الٰہی کو صاف دیکھا یہاں تک کہ الواح پر قلموں کی آواز سنی اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا آپ نے اس کی بارگاہ میں اپنے معروضات پیش کیے اس نے اپنا کلام کریم سنا کر نوازا حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے لیکن جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کلام ربانی کی لذت نے اسکے دیدار کا آرزومند بنایا۔ (خازن وغیرہ) ف١١ ان آنکھوں سے سوال کرکے بلکہ دیدار الٰہی بغیر سوال کے محض اسکی عطا و فضل سے حاصل ہوگا وہ بھی اس فانی آنکھ سے نہیں بلکہ باقی آنکھ سے یعنی کوئی بشر مجھے دنیا میں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں اس سے ثابت ہوا کہ دیدار الٰہی ممکن ہے اگرچہ دنیا میں نہ ہو کیونکہ صحیح حدیثوں میں ہے کہ روز قیامت مومنین اپنے رب عزوجل کے دیدار سے فیضیاب کیے جائیں گے علاوہ بریں یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام عارف باللہ ہیں اگر دیدار الٰہی ممکن نہ ہوتا تو آپ ہرگز سوال نہ فرماتے ف١٢ اور پہاڑ کا ثابت رہنا امر ممکن ہے کیونکہ اس کی نسبت فرمایا جعلہ دکا اسکو پاش پاش کر دیا تو جو چیز اللہ تعالیٰ کی مجعول ہو اور جسکو وہ موجود فرمائے ممکن ہے کہ وہ نہ موجود ہو اگر اس کو نہ موجود کرے کیونکہ وہ اپنے فعل میں مختار ہے اس سے ثابت ہوا کہ پہاڑ کا استقرار امر ممکن ہے محال نہیں اور جو چیز امر ممکن پر معلق کی جائے وہ بھی ممکن ہی ہوتی ہے محال نہیں ہوتی لہذا دیدار الٰہی جسکو پہاڑ کے ثابت رہنے پر معلق فرمایا گیا وہ ممکن ہوا تو ان کا قول باطل ہے جو اللہ تعالیٰ کا دیدار محال بتاتے ہیں۔

ع ۱۶ ۱۲ ۶ منزل ۲

لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ

پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اُسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بیہوش پھر جب ہوش ہوا بولا

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٤٣﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى

پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف١ فرمایا اے موسیٰ

اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ

میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا

وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ

اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لیے تختیوں میں ف٢ لکھدی ہر چیز کی

مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ

نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو

يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٤٥﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ

حکم دے کہ اُسکی اچھی باتیں اختیار کریں ف٣ عنقریب میں تمہیں دکھاؤنگا بے حکموں کا گھر ف٤ اور میں اپنی آیتوں سے

الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ

اُنھیں پھیر دونگا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں ف٥ اور اگر سب نشانیاں دیکھیں اُن پر

لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَ

ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کی راہ دیکھیں اس میں چلنا پسند نہ کریں ف٦ اور

اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا

گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس میں چلنے کو موجود ہو جائیں یہ اس لیے کہ اُنھوں نے ہماری آیتیں

بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٤٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ

جھٹلائیں اور اُن سے بے خبر بنے اور جنھوں نے ہماری آیتیں اور آخرت کے

الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۗ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٧﴾ ع

دربار کو جھٹلایا اُنکا سب کیا دھرا اکارت گیا اُنھیں کیا بدلا ملے گا مگر وہی جو کرتے تھے

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۭ

اور موسیٰ کے ف٧ بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ف٨ ایک بچھڑا بنا بیٹھے بیجان کا دھڑ ف٩ گائے کیطرح آواز کرتا

ف١ بنی اسرائیل میں سے

ف٢ توریت کی جو سات یا دس تختیں زبرجد کی یا زمرد کی

ف٣ اس کے احکام پر عامل ہوں

ف٤ جو آخرت میں انکا ٹھکانا ہے حسن و عطا نے کہا کہ بے حکموں کے گھر سے جہنم مراد ہے قتادہ کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں تمہیں شام میں داخل کرونگا اور گزری ہوئی اُمتوں کے منازل دکھاؤنگا جنھوں نے اللہ کی مخالفت کی تا کہ تمہیں اس سے عبرت حاصل ہو عطیہ عوفی کا قول ہے کہ دار الفاسقین سے فرعون اور اسکی قوم کے مکانات مراد ہیں جو مصر میں ہیں سدی کا قول ہے کہ اس سے منازل کفار مراد ہیں کلبی نے کہا کہ عاد و ثمود اور ہلاک شدہ امتوں کے منازل مراد ہیں جنپر عرب کے لوگ اپنے سفروں میں ہو کر گزرا کرتے تھے

ف٥ ذو النون قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حکمت قرآن سے اہل باطل کے قلوب کا اکرام نہیں فرماتا

منزل ٢

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں پر تکبر کرتے ہیں اور میرے اولیا سے لڑتے ہیں میں اُنھیں اپنی آیتوں کے قبول اور تصدیق سے پھیر دونگا تاکہ وہ مجھپر ایمان نہ لائیں یہ اُن کے عناد کی سزا ہے کہ اُنھیں ہدایت سے محروم کیا گیا۔

ف٦ یہی تکبر کا ثمرہ متکبر کا انجام ہے۔

ف٧ طور کی طرف اپنے رب کی مناجات کے لیے جانے کے

ف٨ جو اُنھوں نے قوم فرعون سے اپنی عید کے لیے عاریت لیے تھے

ف٩ اور اُس کے منہ میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے قدم کے نیچے کی خاک ڈالی جس کے اثر سے وہ

ع ١٧

أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَ
کیا نہ دیکھا کہ وہ ان سے نہ بات کرتا ہے اور نہ انہیں کچھ راہ بتائے ف۱ اسے لیا اور وہ

كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿١٤٨﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا
ظالم تھے ف۲ اور جب پچھتائے اور سمجھے کہ ہم بہکے

قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿١٤٩﴾
بولے اگر ہمارا رب ہم پر مہر نہ کرے اور ہمیں نہ بخشے تو ہم تباہ ہوئے

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا
اور جب موسیٰ ف۳ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا جھنجلایا ہوا ف۴ کہا تم نے کیا بری

خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي ۖ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ
میری جانشینی کی میرے بعد ف۵ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کی ف۶ اور تختیاں ڈال دیں ف۷

وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ
اور اپنے بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا ف۸ کہا اے میرے ماں جائے ف۹ قوم نے مجھے

اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ
کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا ف۱۰

وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١٥٠﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي
اور مجھے ظالموں میں نہ ملا ف۱۱ عرض کی اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے

وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿١٥١﴾ ع إِنَّ الَّذِينَ
ف۱۲ اور ہمیں اپنی رحمت کے اندر لے لے اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا بے شک وہ جو

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ
بچھڑا لے بیٹھے عنقریب انہیں ان کے رب کا غضب اور ذلت پہنچنا ہے دنیا کی زندگی میں

الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿١٥٢﴾ وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ
اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں بہتان بازوں کو اور جنہوں نے برائیاں کیں

ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ
اور انہوں نے ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو اس کے بعد تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳

ف۱ ناقص ہے عاجز ہے جماد ہے یا حیوان دونوں تقدیروں پر صلاحیت نہیں رکھتا کہ پوجا جائے۔

ف۲ کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے اعراض کیا اور ایسے عاجز و ناقص بچھڑے کو پوجا

ف۳ اپنے رب کی مناجات سے مشرف ہو کر طور سے

ف۴ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو خبر دیدی تھی کہ سامری نے انکی قوم کو گمراہ کر دیا

ف۵ کہ لوگوں کو بچھڑا پوجنے سے نہ روکا

ف۶ اور میرے توریت لیکر آنے کا انتظار نہ کیا۔

ف۷ توریت کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

ف۸ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی قوم کا ایسی بدترین معصیت میں مبتلا ہونا نہایت شاق اور گراں ہوا تب حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

ف۹ میں نے قوم کو روکنے اور ان کو وعظ و نصیحت کرنے میں کمی نہیں کی لیکن

ف۱۰ اور میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جس سے وہ خوش ہوں

منزل ٢

ف۱۱ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بھائی کا عذر قبول کر کے بارگاہ الٰہی میں

ف۱۲ اگر ہم میں سے کسی سے کوئی افراط یا تفریط ہو گئی یہ دعا آپ نے بھائی کو راضی کرنے اور اعدا کی شماتت رفع کرنے کے لیے فرمائی۔

ع ١٨ ٤ ٨

ف۱۳ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ اُن سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے۔

ف وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیساتھ اللہ کے حضور میں حاضر ہوکر قوم کی گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کریں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اُنھیں لیکر حاضر ہوئے ف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زلزلہ میں مبتلا ہونیکا سبب یہ تھا کہ قوم نے جب بچھڑا قائم کیا تھا یہ اُن سے جدا نہ ہوئے تھے (خازن) ف یعنی میقات میں حاضر ہونے سے پہلے تاکہ بنی اسرائیل ان سب کی ہلاکت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے اور اُنھیں مجھ پر قتل کی تہمت لگانے کا موقع نہ ملتا ف یعنی ہمیں ہلاک نہ کر اور اپنا لطف و کرم فرما ف اور ہمیں توفیق طاعت مرحمت فرما ف اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف مجھے اختیار ہے سب میرے مملوک اور بندے ہیں کسی کو مجال اعتراض نہیں ف دنیا میں نیک اور بد سب کو پہونچتی ہے ف آخرت کی ف یہاں رسول سے بہ اجماع مفسرین سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں آپکا ذکر وصف رسالت سے فرمایا گیا کیونکہ آپ اللہ اور اسکے مخلوق کے درمیان واسطہ

رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِيْ

اور جب موسیٰ کا غصہ تھما تختیاں اُٹھالیں اور اُنکی

نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ

تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے اُن کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ نے

مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّا اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

اپنی قوم سے ستر مرد ہمارے وعدہ کے لیے چنے ف پھر جب اُنھیں زلزلہ نے آلیا ف

قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا

موسیٰ نے عرض کی اے رب میرے تو چاہتا تو پہلے ہی اُنھیں اور مجھے ہلاک کردیتا ف کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک

فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ

فرمائے گا جو ہمارے بے عقلوں نے کیا ف وہ نہیں مگر تیرا آزمانا تو اس سے بہکائے جسے چاہے

وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

اور راہ دکھائے جسے چاہے تو ہمارا مولیٰ ہے تو ہمیں بخشدے اور ہمپر مہر کر اور تو سب سے بہتر

الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

بخشنے والا ہے اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھلائی لکھ ف اور آخرت میں

اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ

بیشک ہم تیری طرف رجوع لائے فرمایا ف میرا عذاب میں جسے چاہوں دوں ف اور میری رحمت

وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

ہر چیز کو گھیرے ہے ف تو عنقریب میں ف نعمتوں کو اُنکے لیے لکھدونگا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ

اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ جو غلامی کرینگے اس رسول بے پڑھے غیب کی

النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ

خبریں دینے والے کی ف جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت

وَالْاِنْجِيْلِ ؗ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ

اور انجیل میں ف وہ اُنھیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری

ہیں فرائض رسالت ادا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اوامر و نہی و شرائع و احکام اُسکے بندوں کو پہونچاتے ہیں اُسکے بعد آپ کی توصیف میں نبی فرمایا گیا اسکا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے (غیب کی خبریں دینے والے) کیا ہے اور یہ نہایت ہی صحیح ترجمہ ہے کیونکہ نبا خبر کو کہتے ہیں جو مفید علم ہو اور شائبۂ کذب سے خالی ہو قرآن کریم میں یہ لفظ اس معنی میں بکثرت مستعمل ہوا ہے ایک جگہ ارشاد ہوا قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ایک جگہ فرمایا تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ایک جگہ فرمایا فَلَمَّآ اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ اور بکثرت آیات میں یہ لفظ اس معنی میں وارد ہوا ہے پھر یہ لفظ یا فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی میں پہلی صورت میں اسکے معنی ہونگے غیب کی خبریں دینے والے اور دوسری صورت میں اسکے معنی ہونگے غیب کی خبریں دیئے ہوئے اور دونوں معنی کو قرآن کریم سے تائید پہونچتی ہے پہلے معنی کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے نَبِّئْ عِبَادِیْ دوسری آیت میں فرمایا قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ اور اسی قبیل سے ہے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد جو قرآن کریم میں وارد ہوا اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ اور دوسری صورت کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ اور حقیقت میں انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں دینے والے ہی ہوتے ہیں تفسیر خازن میں ہے کہ آپکے وصف میں نبی فرمایا کیونکہ نبی ہونا اعلیٰ اور اشرف مراتب میں سے ہے اور یہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ آپ اللہ کے نزدیک بہت بلند درجے رکھنے والے اور اسکی طرف سے خبر دینے والے ہیں اُمّی کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہٗ نے (بے پڑھے) فرمایا یہ ترجمہ بالکل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد کے مطابق ہے اور یقیناً اُمّی ہونا آپکے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھے نہیں اور کتاب وہ لائے جسمیں اولین و آخرین اور غیبوں کے علوم ہیں (خازن) ؎ خاکی و برادج عرش منزل ۔ اُمّی و کتابخانہ در دل ۔ دیگر اُمّی و دقیقہ دان عالم ۔ بے سایہ و سائبان عالم ۔ صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلامہ ف یعنی توریت و انجیل میں آپ کی نعت و صفت و نبوت لکھی پائیں گے حدیث حضرت عطا ابن یسار نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کیے جو توریت میں مذکور ہیں اُنھوں نے فرمایا کہ حضور کے جو اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں اُنہی میں کے بعض اوصاف توریت میں مذکور ہیں اسکے بعد اُنھوں نے پڑھنا شروع کیا اے نبی ہم نے تمھیں بھیجا شاہد و مبشر اور نذیر اور امیوں کا نگہبان بنا کر تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا نہ بدخلق ہو نہ سخت مزاج نہ بازاروں میں آواز بلند کرنیوالے نہ برائی سے برائی کو دفع کرو لیکن خطا کاروں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو اللہ تعالیٰ تمھیں نہ اُٹھائیگا جبتک کہ تمہاری برکت سے غیر مستقیم ملت کو اس طرح راست نہ فرمادے کہ لوگ صدق و یقین کیساتھ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کشادہ ہو جائیں اور حضرت کعب احبار سے حضور کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں اُنھیں ہر خوبی کے قابل کرونگا اور ہر خلق کریم عطا فرماؤنگا اور اطمینان قلب و وقار کو اُنکا لباس بناؤنگا اور طاعات و احسان کو اُنکا شعار کرونگا اور تقویٰ کو اُنکا ضمیر اور حکمت کو اُنکا راز اور صدق و وفا کو اُنکی طبیعت اور عفو و کرم کو اُنکی عادت اور عدل کو اُنکی سیرت اور اظہار حق کو اُنکی شریعت اور ہدایت کو اُنکا امام اور اسلام کو اُنکی ملت بناؤنگا احمد اُنکا نام ہے خلق کو اُنکے صدقے میں گمراہی کے بعد ہدایت اور جہالت کے بعد علم و معرفت اور گمنامی کے بعد رفعت و منزلت عطا کرونگا اور اُنھیں کی برکت سے قلت کے بعد کثرت اور فقر کے بعد دولت اور تفرقہ کے بعد محبت عنایت کرونگا اُنھیں کی بدولت مختلف قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں الفت پیدا کرونگا اور اُنکی اُمت کو تمام اُمتوں سے بہتر کرونگا ایک اور حدیث میں توریت شریف سے حضور کے یہ اوصاف منقول ہیں میرے بندے احمد مختار اُنکی جائے ولادت مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے اُنکی اُمت ہر حال میں اللہ کی کثیر حمد کرنیوالی ہے یہ چند نقول احادیث سے پیش کیے گئے کتب الٰہیہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت سے بھری ہوئی تھیں اہل کتاب ہر قرن میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور اُنکی بڑی کوشش اس پر مسلط رہی کہ حضور کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں توریت انجیل وغیرہ اُنکے ہاتھ میں تھیں اسلیے اُنھیں اسمیں کچھ دشواری نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیلیاں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائبل میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا چنانچہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور سنہ ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سولہویں آیت میں ہے "اور میں باپ سے درخواست کرونگا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے" لفظ مددگار پر حاشیہ ہے اس میں اسکے معنی وکیل یا شفیع لکھے ہیں تو اب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا آنیوالا جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اسکا دین کبھی منسوخ نہ ہو بجز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے پھر انتیسویں تیسویں آیت میں ہے "اور اب میں نے تم سے اسکے ہونے سے پہلے کہدیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اسکے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اسکا کچھ نہیں" کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی اُمت کو حضور کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے اور دنیا کا سردار خاص سید عالم کا ترجمہ ہے اور یہ فرمانا کہ مجھ میں اسکا کچھ نہیں حضور کی عظمت کا اظہار اور اسکے حضور اپنا کمال ادب و انکسار ہے پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے "لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا لیکن اگر جاؤنگا تو اسے تمہارے پاس بھیجدونگا" اس میں حضور کی بشارت کے ساتھ اسکا بھی صاف اظہار ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں آپ کا ظہور جب ہی ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے جائیں اس کی تیرھویں آیت ہے "لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئیگا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا" اس آیت میں بتایا گیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دین الٰہی کی تکمیل ہو جائے گی اور آپ سچائی کی راہ یعنی دین حق کو مکمل کر دیں گے اور اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور یہ کلمے اپنی طرف سے نہ کہے گا جو کچھ سنے گا وہی کہے گا خاص مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى کا ترجمہ ہے اور یہ جملہ کہ تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا اس میں صاف بیان ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیبی علوم تعلیم فرمائیں گے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا: يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۔

منزل ۲

لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ
چیزیں اُنکے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں اُن پر حرام کریگا اور اُن پر سے وہ بوجھ ف۱ اور

الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ
گلے کے پھندے ف۲ جو اُن پر تھے اُتارے گا تو وہ جو اسپر ف۳ ایمان لائیں اور اسکی تعظیم کریں اور

نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ
اُسے مدد دیں اور اُس نور کی پیروی کریں جو اُس کے ساتھ اُترا ف۴ وہی بامراد

الْمُفْلِحُوْنَ ۟ؑ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا
ہوئے تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں ف۵

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ
کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اُسی کو ہے اُسکے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور

يُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ
مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ

بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ
اللہ اور اُسکی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اُن کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ اور موسیٰ کی قوم سے

مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ
ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے ف۶ انصاف کرتا اور ہم نے اُنھیں بانٹ دیا

اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ
بارہ قبیلے گروہ گروہ اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کو جب اُس سے اسکی

قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا
قوم نے ف۷ پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو اس میں سے بارہ چشمے

عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ
پھوٹ نکلے ف۸ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا اور ہم نے اُن پر

الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ
ابر سائبان کیا ف۹ اور ان پر من و سلویٰ اُتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں

ف۱ یعنی سخت تکلیفیں جیسے کہ توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضا سے گناہ صادر ہوں اُنکو کاٹ ڈالنا۔

ف۲ یعنی احکام شاقہ جیسے کہ بدن اور کپڑے کے جس مقام کو نجاست لگے اسکو قینچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیمتوں کو جلانا اور گناہوں کا مکانوں کے دروازوں پر ظاہر ہونا وغیرہ

ف۳ یعنی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر

ف۴ اس نور سے قرآن شریف مراد ہے جس سے مومن کا دل روشن ہوتا ہے اور شک و جہالت کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور علم و یقین کی ضیاء پھیلتی ہے

19 ع ٦ 9

ف۵ یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عموم رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہان آپ کی اُمت بخاری و مسلم کی حدیث ہے حضور فرماتے ہیں پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں (۱) ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا

منزل ۲

(۲) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے نہیں ہوئی تھیں۔

(۳) میرے لیے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابل تیمم) اور مسجد کی گئی جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھ لے۔

(۴) دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی۔

(۵) اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ انبیاء ختم کیے گئے

ف۶ یعنی حق سے

ف۷ تیہ میں۔

ف۸ ہر گروہ کے لیے ایک چشمہ

ف۹ تاکہ دھوپ سے امن میں رہیں

وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ١٦٠ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ

اور انہوں نے ف۱ ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن اپنی ہی جانوں کا بُرا کرتے تھے اور یاد کرو جب ان ف۲ سے

اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّ

فرمایا گیا اس شہر میں بسو ف۳ اور اس میں جو چاہو کھاؤ اور کہو گناہ اُترے اور

ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ١٦١

دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے عنقریب نیکوں کو زیادہ عطا فرمائیں گے

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا

تو اُن میں کے ظالموں نے بات بدل دی اُس کے خلاف جس کا اُنھیں حکم تھا ف۴ تو ہم نے اُن پر

عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ١٦٢ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ

آسمان سے عذاب بھیجا بدلا اُن کے ظلم کا ف۵ اور اُن سے حال پوچھو ف۶

ع ٢٠ — النصف

الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ

اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی ف۷ جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے

اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا

ف۸ جب ہفتے کے دن اُن کی مچھلیاں پانی پر تیرتی اُن کے سامنے آتیں اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا نہ

تَاْتِيْهِمْ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ١٦٣ وَاِذْ قَالَتْ

آتیں اس طرح ہم اُنھیں آزماتے تھے اُن کی بے حکمی کے سبب اور جب اُن میں سے

اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا

ایک گروہ نے کہا کیوں نصیحت کرتے ہو اُن لوگوں کو جنھیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا اُنھیں سخت عذاب

شَدِيْدًا قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ١٦٤ فَلَمَّا

دینے والا بولے تمہارے رب کے حضور معذرت کو ف۹ اور شاید اُنھیں ڈر ہو ف۱۰ پھر جب

نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا

بھلا بیٹھے جو نصیحت اُنھیں ہوئی تھی ہم نے بچالیے وہ جو بُرائی سے منع کرتے تھے اور

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ١٦٥

ظالموں کو بُرے عذاب میں پکڑا بدلا اُن کی نافرمانی کا

منزل ٢

ف۱ ناشکری کرکے ف۲ بنی اسرائیل ف۳ یعنی بیت المقدس میں ف۴ یعنی حکم تو تھا کہ حِطَّۃٌ کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں حِطَّۃٌ توبہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ بجائے اس کے براہ تمسخر حِنْطَۃٌ فِیْ شَعِیْرَۃٍ کہتے ہوئے داخل ہوئے ف۵ یعنی عذاب بھیجنے کا سبب اُن کا ظلم اور حکم الٰہی کی مخالفت کرنا ہے ف۶ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہود سے توبیخاً اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں مقصود اس سوال سے یہ تھا کہ کفار پر ظاہر کردیا جائے کہ کفر و معصیت ان کا قدیمی دستور ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے معجزات کا انکار کرنا یہ انکے لیے کوئی نئی بات نہیں ہے ان کے پہلے بھی کفر پر مُصر رہے ہیں اس کے بعد انکے اسلاف کا حال بیان فرمایا کہ وہ حکم الٰہی کی مخالفت کے سبب بندروں اور سوروں کی شکل میں مسخ کردیے گئے اس بستی میں اختلاف ہے کہ وہ کون تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ ایک قریہ مصر و مدین کے درمیان ہے ایک قول ہے کہ مدین و طور کے درمیان زہری نے کہا کہ وہ قریہ طبریہ شام ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ وہ مَدْیَنْ ہے بعض نے کہا ایلہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم ف۷ کہ باوجود ممانعت کے ہفتے کے روز شکار کرتے اس بستی کے لوگ تین گروہ میں منقسم ہوگئے تھے ایک تہائی ایسے لوگ تھے جو شکار سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے تھے اور ایک تہائی خاموش تھے دوسروں کو منع نہ کرتے تھے اور منع کرنے والوں سے کہتے تھے ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنھیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے اور ایک گروہ وہ خطاکار لوگ تھے جنھوں نے حکم الٰہی کی مخالفت کی اور شکار کیا اور کھایا اور بیچا اور جب وہ اس معصیت سے باز نہ آئے تو منع کرنے والے گروہ نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ بود و باش نہ رکھیں گے اور گاؤں کو تقسیم کرکے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی منع کرنے والوں کا ایک دروازہ الگ تھا جس سے آتے جاتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام نے خطاکاروں پر لعنت کی ایک روز منع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطاکاروں میں سے کوئی نہیں نکلا تو اُنھوں نے خیال کیا کہ شاید آج شراب کے نشہ میں مدہوش ہوگئے ہوں گے اُنھیں دیکھنے کے لیے دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں مسخ ہوگئے تھے اب یہ لوگ دروازہ کھول کر داخل ہوئے تو وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور ان کے پاس آکر ان کے کپڑے سونگھتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہوجانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے ان لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم لوگوں نے تم سے منع نہیں کیا تھا اُنھوں نے سر کے اشارہ سے کہا ہاں اور وہ سب ہلاک ہوگئے اور منع کرنے والے سلامت رہے۔ ف۸ تاکہ ہم پر نہی عن المنکر ترک کرنے کا الزام نہ رہے۔ ف۹ اور وہ نصیحت سے نفع اُٹھاسکیں۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ (١٦٦)
پھر جب اُنھوں نے ممانعت کے حکم سے سرکشی کی ہم نے اُن سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے ف١
وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ
اور جب تمھارے رب نے حکم سنا دیا کہ ضرور قیامت کے دن تک ان ف٢ پر ایسے کو بھیجتا رہوں گا جو انھیں
سُوْٓءَ الْعَذَابِؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ ۚۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ
بری مار چکھائے ف٣ بیشک تمھارا رب ضرور جلد عذاب والا ہے ف٤ اور بے شک وہ بخشنے والا
رَّحِیْمٌ (١٦٧) وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًاۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ
مہربان ہے ف٥ اور اُنھیں ہم نے زمین میں متفرق کر دیا گروہ گروہ ان میں کچھ نیک ہیں ف٦ اور
مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ٘ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ
کچھ اور طرح کے ف٧ اور ہم نے اُنھیں بھلائیوں اور برائیوں سے آزمایا کہ کہیں
یَرْجِعُوْنَ (١٦٨) فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ
وہ رجوع لائیں ف٨ پھر اُن کی جگہ اُن کے بعد وہ ف٩ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے
یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَیَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَا
ف١٠ اس دنیا کا مال لیتے ہیں ف١١ اور کہتے اب ہماری بخشش ہوگی ف١٢
وَاِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ یَاْخُذُوْهُؕ اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ
اور اگر ویسا ہی مال اُنکے پاس اور آئے تو لے لیں ف١٣ کیا ان پر کتاب میں عہد
مِّیْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا
نہ لیا گیا کہ اللہ کی طرف نسبت نہ کریں مگر حق اور اُنھوں نے اسے پڑھا
فِیْهِؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (١٦٩)
ف١٤ اور بیشک پچھلا گھر بہتر ہے پرہیزگاروں کو ف١٥ تو کیا تمھیں عقل نہیں
وَالَّذِیْنَ یُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَؕ اِنَّا لَا نُضِیْعُ
اور وہ جو کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں ف١٦ اور اُنھوں نے نماز قائم رکھی ہم نیکوں کا
اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ (١٧٠) وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا
نیگ نہیں گنواتے ع١ اور جب ہم نے پہاڑ اُن پر اُٹھایا گویا وہ سائبان ہے اور سمجھے

ع١ نیگ: بدلہ

ف١ وہ بندر ہوگئے اور تین روز اس حال میں مبتلا رہ کر ہلاک ہوگئے ف٢ یہود ف٣ چنانچہ ان پر اللہ تعالیٰ نے بخت نصر اور سنجاریب اور شاہان روم کو بھیجا جنھوں نے انھیں سخت ایذائیں اور تکلیفیں دیں اور قیامت تک کیلئے ان پر جزیہ اور ذلت لازم ہوئی ف٤ اُن کے لیے جو کفر پر قائم رہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان پر عذاب مستمر رہے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ف٥ ان کو جو اللہ کی اطاعت کریں اور ایمان لائیں ف٦ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور دین پر ثابت رہے۔ ف٧ جنھوں نے نافرمانی کی اور جنھوں نے کفر کیا اور دین کو بدلا اور متغیر کیا ف٨ بھلائیوں سے نعمت و راحت اور برائیوں سے شدت و تکلیف مراد ہے ف٩ جن کی دو قسمیں بیان فرمائی گئیں ف١٠ یعنی توریت کے جو اُنھوں نے اپنے اسلاف سے پائی اور اسکے اوامر و نواہی اور تحلیل و تحریم وغیرہ مضامین پر مطلع ہوئے مدارک میں ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے انکی حالت یہ ہے کہ ف١١ بطور رشوت کے احکام کی تبدیل اور کلام کی تغییر پر اور وہ جانتے بھی ہیں کہ یہ حرام ہے لیکن پھر بھی اس گناہ عظیم پر مصر ہیں ف١٢ اور ان گناہوں پر ہم سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا ف١٣ اور آئندہ بھی گناہ کرتے چلے جائیں سدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں کوئی قاضی ایسا نہ ہوتا تھا جو رشوت نہ لے جب اُس سے کہا جاتا تھا کہ تم رشوت لیتے ہو تو کہتا تھا کہ یہ گناہ بخشدیا جائے گا اسکے زمانہ میں دوسرے اس پر طعن کرتے تھے لیکن جب وہ مرجاتا یا معزول کردیا جاتا اور وہی طعن کرنے والے اس کی جگہ حاکم و قاضی ہوتے تو وہ بھی اسی طرح رشوت لیتے ف١٤ لیکن باوجود اسکے اُنھوں نے اس کے خلاف کیا توریت میں گناہ پر اصرار کرنیوالے کیلئے مغفرت کا وعدہ نہ تھا تو انکا گناہ کیے جانا توبہ نہ کرنا اور اس پر یہ کہنا کہ ہم سے مواخذہ نہ ہوگا یہ اللہ پر افترا ہے ف١٥ اللہ کے عذاب سے ڈریں اور رشوت و حرام سے بچیں اور اس کی فرمانبرداری کریں ف١٦ اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اس کے تمام احکام کو مانتے ہیں اور اسمیں تغییر و تبدیل روا نہیں رکھتے شانِ نزول یہ آیت اہل کتاب میں سے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ ایسے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے پہلی کتاب کا اتباع کیا اس کی تحریف نہ کی اسکے مضامین کو نہ چھپایا اور اس کتاب کے اتباع کی بدولت اُنھیں قرآن پاک پر ایمان نصیب ہوا (خازن و مدارک)

منزل ٢

ف۱ جب بنی اسرائیل نے تکالیف شاقہ کی وجہ سے احکام توریت کو قبول کرنے سے انکار کیا تو حضرت جبریل نے بحکم الٰہی ایک بڑا پہاڑ جسکی مقدار اُنکے لشکر کے برابر ایک فرسنگ طویل ایک فرسنگ عریض تھی اُٹھا کر سائبان کیطرح اُنکے سروں کے قریب کر دیا اور اُنسے کہا گیا کہ احکام توریت قبول کرو ورنہ یہ تم پر گرا دیا جائیگا پہاڑ کو سروں پر دیکھ کر سب سجدے میں گر گئے مگر اس طرح کہ بایاں رخسارہ وابرو تو سجدے میں رکھدی اور داہنی آنکھ سے پہاڑ کو دیکھتے رہے کہ کہیں گر نہ پڑے چنانچہ ابتک یہودیوں کے سجدے کی یہی شان ہے ف۲ عزم و کوشش سے

أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ

کہ وہ اُنپر گر پڑیگا ف۱ لو جو ہم نے تمہیں دیا زور سے ف۲ اور یاد کرو جو اس میں ہے

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧١﴾ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ

کہ کہیں تم پرہیزگار ہو اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے اُنکی نسل نکالی

ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ

اور اُنہیں خود اُنپر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں ف۳ سب بولے کیوں نہیں

شَهِدْنَا أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ﴿١٧٢﴾

ہم گواہ ہوئے ف۴ کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ف۵

أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّن بَعْدِهِمْ

یا کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم اُنکے بعد بچے ہوئے ف۶

أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿١٧٣﴾ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَ

تو کیا تو ہمیں اسپر ہلاک فرمائے گا جو اہل باطل نے کیا ف۷ اور ہم اسی طرح آیتیں رنگ رنگ سے بیان کرتے ہیں ف۸

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٧٤﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا

اور اس لیے کہ کہیں وہ پھر آئیں ف۹ اور اے محبوب اُنہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں ف۱۰

فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿١٧٥﴾ وَلَوْ

تو وہ اُنسے صاف نکل گیا ف۱۱ تو شیطان اُسکے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا اور ہم

شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ

چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اُٹھا لیتے ف۱۲ مگر وہ تو زمین پکڑ گیا ف۱۳ اور اپنی خواہش کا تابع ہوا

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ

تو اُسکا حال کتے کی طرح ہے تو اسپر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان

يَلْهَث ذَّٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ

نکالے ف۱۴ یہ حال ہے اُنکا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت سناؤ

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٧٦﴾ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ

کہ کہیں وہ دھیان کریں کیا بری کہاوت ہے اُنکی جنھوں نے ہماری

ف۳ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے اُنکی ذریت نکالی اور اُنسے عہد لیا آیات و حدیث دونوں پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذریت کا نکالنا اس سلسلہ کے ساتھ تھا جسطرح کہ دنیا میں ایک دوسرے سے پیدا ہونگے اور اُنکے لیے ربوبیت اور وحدانیت کے دلائل قائم فرما کر اور عقل دیکر اُنسے اپنی ربوبیت کی

٢١ ع ٩ ١١

شہادت طلب فرمائی ف۴ اپنے اوپر۔ اور ہم نے تیری ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا یہ شاہد کرنا اسلیے ہے ف۵ ہمیں کوئی تنبیہ نہیں کی گئی تھی ف۶ جیسا اُنہیں دیکھا اُنکے اتباع و اقتدار میں ویسا ہی کرتے رہے ف۷ یہ عذر کرنیکا موقع نہ رہا جب کہ اُنسے عہد لے لیا گیا اور اُنکے پاس رسول آئے اور اُنھوں نے اس عہد کو یاد دلایا اور توحید پر دلائل قائم ہوئے ف۸ تاکہ بندے تدبر و تفکر کرے حق و ایمان قبول کریں ف۹ شرک و کفر سے توحید و ایمان کی طرف اور نبی صاحب معجزات کو بتا دے اپنے عہد و میثاق کو یاد کریں اور اسکے مطابق عمل کریں ف۱۰ یعنی بلعم باعور جسکا واقعہ مفسرین نے اسطرح بیان کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبارین سے جنگ کا قصد کیا اور سرزمین شام میں نزول فرمایا تو بلعم باعور کی قوم اسکے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت تیز مزاج ہیں اور اُنکے ساتھ کثیر لشکر ہے وہ یہاں آئے ہیں ہمیں ہمارے بلاد سے نکالیں گے اور قتل کرینگے اور بجائے ہمارے بنی اسرائیل کو اس سرزمین میں آباد کرینگے تیرے پاس اسم اعظم ہے اور تیری دعا قبول ہوتی ہے تو نکل اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں یہاں سے ہٹا دے

منزل ٢

بلعم باعور نے کہا تمہارا برا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور اُنکے ساتھ فرشتے ہیں اور ایماندار لوگ ہیں میں کیسے اُنپر دعا کروں میں جانتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُنکا مرتبہ ہے اگر میں ایسا کروں تو میری دنیا و آخرت برباد ہو جائیگی مگر قوم اس سے اصرار کرتی رہی اور بہت الحاح و زاری کیساتھ اُنھوں نے اپنا یہ سوال جاری رکھا تو بلعم باعور نے کہا کہ میں اپنے رب کی مرضی معلوم کروں اور اسکا یہی طریقہ تھا کہ جب کبھی کوئی دعا کرتا پہلے مرضی الٰہی معلوم کر لیتا اور خواب میں اسکا جواب ملتا تھا چنانچہ اس مرتبہ بھی اسکو یہی جواب ملا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُنکے ہمراہیوں کے خلاف دعا نکرنا اُسنے قوم سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت چاہی تھی مگر میرے رب نے اُنپر دعا کرنیکی ممانعت فرما دی تب قوم نے اسکو ہدیے اور نذرانے دیے جو اسنے قبول کیے اور قوم نے اپنا سوال جاری رکھا تو پھر دوسری مرتبہ بلعم باعور نے رب تبارک و تعالیٰ سے اجازت چاہی اسکا کچھ جواب نہ ملا اُسنے قوم سے کہہ دیا کہ مجھے اس مرتبہ کچھ جواب ہی نہ ملا تو قوم کے لوگ کہنے لگے کہ اگر اللہ کو منظور نہ ہوتا تو وہ پہلے کی طرح دوبارہ بھی منع فرماتا اور قوم کا الحاح و اصرار اور بھی زیادہ ہوا حتیٰ کہ اُنھوں نے اسکو فتنہ میں ڈالدیا اور آخرکار وہ بددعا کرنیکے لیے پہاڑ پر چڑھا تو جو بددعا کرتا تھا اللہ تعالیٰ اسکی زبان کو اُسکی قوم کیطرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کیلیے جو دعائے خیر کرتا تھا بجائے قوم کے بنی اسرائیل کا نام اُسکی زبان پر آتا تھا قوم نے کہا اے بلعم یہ کیا کر رہا ہے بنی اسرائیل کیلیے دعا کرتا ہے ہمارے لیے بددعا کہا یہ میرے اختیار کی بات نہیں میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے اور اسکی زبان باہر نکل پڑی تو اس نے اپنی قوم سے کہا میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو گئیں اس آیت میں اسکا بیان ہے ف۱۱ اور انکا اتباع نہ کیا ف۱۲ اور بلند درجہ عطا فرما کر ابرار کی منازل میں پہونچاتے ف۱۳ اور دنیا کا مفتون ہو گیا ف۱۴ یہ ایک ذلیل جانور کے ساتھ تشبیہ ہے کہ دنیا کی حرص رکھنے والا اگر اسکو نصیحت کرو تو مفید نہیں مبتلائے حرص رہتا ہے چھوڑ دو تو اُسی حرص کا گرفتار جسطرح زبان نکالنا کتے کی لازمی طبیعت ہے ایسی ہی حرص اُنکے لیے لازم ہو گئی ہے۔

ف یعنی کفار جو آیات الٰہیہ میں تدبر سے اعراض کرتے ہیں اور انکا کافر ہونا اللہ کے علم ازلی میں ہے ف یعنی حق سے اعراض کرکے آیات الٰہیہ میں تدبر کرنے سے محروم ہوگئے اور یہی دل کا خاص کام تھا فہم حق و ہدایت اور آیات الٰہیہ اور دلائل توحید ف موعظت و نصیحت کو بگوش قبول اور باوجود قلب و حواس رکھنے کے وہ امور دین میں اُن سے نفع نہیں اٹھاتے یہاں تک کہ لینے قلب و حواس سے مدارک علیہ و معارف ربانیہ کا ادراک نہیں کرتے میں کھانے پینے کے دنیوی کاموں میں تمام حیوانات بھی اپنے حواس سے کام لیتے ہیں انسان بھی اتنا ہی کرتا رہا تو اس کو بہائم پر کیا فضیلت ف کیونکہ چوپایہ بھی اپنے نفع کی طرف بڑھتا ہے اور مضر سے بچتا اور اس سے پیچھے ہٹتا ہے اور کافر جہنم کی راہ چل کر اپنا

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ

آپ ہی جھٹلائیں اور اپنی ہی جان کا برا کرتے تھے جسے اللہ راہ دکھائے

فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو وہی نقصان میں رہے

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ

اور بے شک ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیے بہت جن اور آدمی ف وہ دل رکھتے ہیں

لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ

جن میں سمجھ نہیں ف اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں ف اور وہ کان جن سے

لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ

سنتے نہیں ف وہ چوپایوں کی طرح ہیں ف بلکہ اُن سے بڑھ کر گمراہ ف وہی

هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا

غفلت میں پڑے ہیں اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام ف تو اسے اُن سے پکارو اور

الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

انھیں چھوڑ دو جو اُس کے ناموں میں حق سے نکلتے ہیں ف وہ جلد اپنا کیا پائیں گے

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع وَ

اور ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں ف اور

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ ج

جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں جلد ہم انھیں آہستہ آہستہ ف عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ ہوگی

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٜ مَا

اور میں اُنھیں ڈھیل دوں گا ف بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ف۱۲ کیا سوچتے نہیں کہ اُنکے صاحب کو جنون سے

بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ

کچھ علاقہ نہیں وہ تو صاف ڈر سنانے والے ہیں ف۱۳ کیا اُنھوں نے

يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ

نگاہ نہ کی آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو چیز اللہ نے

ضرر اختیار کرتا ہے تو اس سے بدتر ہوا آدمی روحانی شہوانی سماوی ارضی ہے جب اسکی روح شہوات پر غالب ہو جاتی ہے تو ملائکہ سے فائق ہو جاتا ہے اور جب شہوات روح پر غلبہ پا جاتی ہیں تو زمین کے جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے ف حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام جس کسی نے یاد کرلیے جنتی ہوا علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ ننانوے میں منحصر نہیں ہیں حدیث کا مقصود صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کے یاد کرنے سے انسان جنتی ہو جاتا ہے شانِ نزول ابوجہل نے کہا تھا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ اللہ اور رحمٰن دو کو کیوں پکارتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس جاہل بے خرد کو بتایا گیا کہ معبود تو ایک ہی ہے نام اسکے بہت ہیں ف اس کے ناموں میں حق و استقامت سے نکلنا کئی طرح پر ہے مسائل ایک تو یہ کہ اسکے ناموں کو بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسے کہ مشرکین نے الٰہ کا لات اور عزیز کا عُزّیٰ اور منّان کا منات کرکے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے یہ ناموں میں حق سے تجاوز اور ناجائز ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا نام مقرر کیا جائے جو قرآن و حدیث میں نہ آیا ہو یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ سخی یا رفیق کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفیہ ہیں تیسرے

منزل ۲

۲۲ حسن ادب کی رعایت کرنا تو فقط یا ضار یا مانع یا

ع خالق القردۃ کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے اسماء کے

۱۰ ساتھ ملاکر کہا جائے گا یا ضار یا نافع اور یا معطی

۱۴ یا خالق الخلق چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جسکے معنی فاسد ہوں یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے جیسے کہ لفظ رام اور پرماتما وغیرہ پنجم ایسے اسماء کا اطلاق جنکے معنی معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں جانا جا سکتا کہ وہ جلال الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں ف یہ گروہ حق پژوہ علماء اور ہادیانِ دین کا ہے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ ہر زمانہ کے اہل حق کا اجماع حجت ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی زمانہ حق پرستوں اور دین کے ہادیوں سے خالی نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک گروہ میری اُمت کا تا قیامت دین حق پر قائم رہیگا اسکو کسی کی عداوت و مخالفت ضرر نہ پہونچا سکے گی ف۱۱ یعنی تدریجی ف۱۱ انکی عمریں دراز کرکے ف۱۲ اور میری گرفت سخت ف۱۳ شانِ نزول جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھکر شب کے وقت قبیلہ قبیلہ کو پکارا اور فرمایا کہ میں تمھیں عذاب الٰہی سے ڈرانیوالا ہوں اور آپ نے اُنھیں اللہ کا خوف دلایا اور پیش آنیوالے حوادث کا ذکر کیا تو اُن میں سے کسی نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کیا اُنھوں نے تفکر و تامل سے کام نہ لیا اور عاقبت اندیشی و دور بینی بالکل بالائے طاق رکھدی اور یہ دیکھکر کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اقوال و افعال میں انکے مخالف ہیں اور دنیا اور اس کی لذتوں سے آپ نے منہ پھیر لیا ہے آخرت کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور اس کا خوف دلانے میں شب و روز مشغول ہیں ان لوگوں نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کردی یہ اُنکی غلطی ہے۔

مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ

بنائی ف۱ اور یہ کہ شاید اُن کا وعدہ نزدیک آ گیا ہو ف۲ تو اس کے بعد

حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ

اور کونسی بات پر یقین لائیں گے ف۳ جسے اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں

لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

اور اُنہیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں ف۴

السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا

کہ وہ کب کو ٹھہری ہے تم فرماؤ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے اسے وہی اس کے

لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؔۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا

وقت پر ظاہر کرے گا ف۵ بھاری پڑ رہی ہے آسمانوں اور زمین میں تم پر نہ آئے گی مگر

بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ

اچانک تم سے ایسا پوچھتے ہیں گویا تم نے اُسے خوب تحقیق کر رکھا ہے تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ

لیکن بہت لوگ جانتے نہیں ف۶ تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے بُرے کا خود مختار نہیں

نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ

مگر جو اللہ چاہے ف۷ اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے ف۸

مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ

بہت بھلائی جمع کر لی اور مجھے کوئی برائی نہ پہونچی ف۹ میں تو یہی ڈر ف۱۰ اور خوشی سنانے والا ہوں اُنہیں

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

جو ایمان رکھتے ہیں وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ف۱۱

وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا

اور اسی میں سے اُس کا جوڑا بنایا ف۱۲ کہ اس سے چین پائے پھر جب مرد اس پر چھایا اُسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا

خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا

ف۱۳ تو اسے لیے پھرا کی پھر جب بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیے

منزل ۲

ف۱ ان سب میں اس کی وحدانیت اور کمال حکمت و قدرت کی روشن دلیلیں ہیں ف۲ اور وہ کفر پر مر جائیں اور ہمیشہ کے لیے جہنمی ہو جائیں ایسے حال میں عاقل پر ضروری ہے کہ وہ سوچے سمجھے دلائل پر نظر کرے ف۳ یعنی قرآن پاک کے بعد اور کوئی کتاب اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی رسول آنے والا نہیں جس کا انتظار ہو کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں ف۴ شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیے کہ قیامت کب قائم ہوگی کیونکہ ہمیں اس کا وقت معلوم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۵ قیامت کے وقت کا بتانا رسالت کے لوازم سے نہیں ہے جیسا کہ تم نے قرار دیا اور اے یہود تم نے جو اس کا وقت جاننے کا دعویٰ کیا یہ بھی غلط ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخفی کیا ہے اور اس میں اس کی حکمت ہے ف۶ اس کے اخفاء کی حکمت تفسیر روح البیان میں ہے کہ بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلام الٰہی وقت قیامت کا علم ہے اور یہ حصر آیت کے منافی نہیں ف۷ شانِ نزول غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت راہ میں تیز ہوا چلی چوپایہ بھاگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مدینہ طیبہ میں رفاعہ کا انتقال ہو گیا اور یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میرا ناقہ کہاں ہے عبداللہ ابن ابی منافق اپنی قوم سے کہنے لگا ان کا کیسا عجیب حال ہے کہ مدینہ میں مرنے والے کی تو خبر دے رہے ہیں اور اپنا ناقہ معلوم ہی نہیں کہ کہاں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا یہ قول بھی مخفی نہ رہا حضور نے فرمایا منافق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا ناقہ اس گھاٹی میں ہے اس کی نکیل ایک درخت میں الجھ گئی ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا اسی شان سے وہ ناقہ پایا گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر کبیر) ف۸ وہ مالک حقیقی ہے جو کچھ ہے اس کی عطا سے ہے ف۹ یہ کلام براہ ادب و تواضع ہے معنی یہ ہیں کہ میں اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا جو جانتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع اور اس کی عطا سے (خازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا بھلائی جمع کرنا اور برائی نہ پہونچنا اسی کے اختیار میں ہو سکتا ہے جو ذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت وہی رکھے گا جس کا علم بھی ذاتی ہو کیونکہ جس کی ایک صفت ذاتی ہے اس کے تمام صفات ذاتی تو معنی یہ ہوئے کہ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کر لیتا اور برائی نہ پہونچنے دیتا بھلائی سے مراد راحتیں اور کامیابیاں اور دشمنوں پر غلبہ ہے اور برائیوں سے تنگی و تکلیف اور دشمنوں کا غالب آنا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بھلائی سے مراد سرکشوں کا مطیع اور نافرمانوں کا فرمانبردار اور کافروں کا مومن کر لینا ہو اور برائی سے بدبخت لوگوں کا باوجود دعوت کے محروم رہ جانا تو حاصل کلام یہ ہوگا کہ اگر میں نفع و ضرر کا ذاتی اختیار رکھتا تو اے منافقین و کافرین تمہیں سب کو مومن کر ڈالتا اور تمہاری کفری حالت دیکھنے کی تکلیف مجھے نہ پہونچتی ف۱۰ سنانے والا ہوں کافروں کو ف۱۱ عکرمہ کا قول ہے کہ اس آیت میں خطاب عام ہے ہر ایک شخص کو اور معنی یہ ہیں کہ اللہ وہی ہے جس نے تم میں سے ہر ایک کو ایک جان سے یعنی اس کے باپ سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کی بی بی کو بنایا پھر جب وہ دونوں جمع ہوئے اور حمل ظاہر ہوا اور ان دونوں نے تندرست بچہ کی دعا کی اور ایسا بچہ ملنے پر ادائے شکر کا عہد کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ویسا ہی بچہ عنایت فرمایا اُن کی حالت یہ ہوئی کہ کبھی تو وہ اس بچہ کو طبائع کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے دہریوں کا حال ہے کبھی ستاروں کی طرف جیسا کواکب پرستوں کا طریقہ ہے کبھی بتوں کی طرف جیسا بت پرستوں کا دستور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ان کے اس شرک سے برتر ہے (کبیر) ف۱۲ یعنی اس کے باپ کی جنس سے اس کی بی بی بنائی ف۱۳ مرد کا چھانا کنایہ ہے جماع کرنے سے اور ہلکا سا پیٹ رہنا ابتدائے حمل کی حالت کا بیان ہے۔

صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ (١٨٩) فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا

بچہ دے گا تو بے شک ہم شکر گزار ہونگے ۔ پھر جب اُسنے اُنھیں جیسا چاہیے ؎ بچہ عطا فرمایا

لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (١٩٠) اَيُشْرِكُوْنَ مَا

اُنھوں نے اسکی عطا میں اُسکے ساجھی ٹھہرائے تو اللہ کو برتری ہے اُنکے شرک سے ف۱ کیا اسے شریک کرتے ہیں

لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ (١٩١) وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا

جو کچھ نہ بنائے ف۲ اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں ۔ اور نہ وہ اُن کو کوئی مدد پہونچا سکیں

وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ (١٩٢) وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى

اور نہ اپنی جانوں کی مدد کریں ف۳ اور اگر تم اُنھیں ف۴ راہ کی طرف بلاؤ تو تمھارے پیچھے

لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ (١٩٣)

نہ آئیں ف۵ تم پر یکساں ہے چاہے اُنھیں پکارو یا چپ رہو ف۶

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ

بے شک وہ جنکو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمھاری طرح بندے ہیں ف۷ تو اُنھیں پکارو

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (١٩٤) اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ

پھر وہ تمھیں جواب دیں اگر تم سچے ہو ۔ کیا اُنکے پاؤں ہیں جن سے چلیں

اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ز اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ

یا اُنکے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یا اُنکے آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں

اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ

یا اُن کے کان ہیں جن سے سنیں ف۸ تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھپر داؤں چلو اور

فَلَا تُنْظِرُوْنِ (١٩٥) اِنَّ وَلِيِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى

مجھے مہلت نہ دو ف۹ بیشک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری ف۱۰ اور وہ نیکوں کو

الصّٰلِحِيْنَ (١٩٦) وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

دوست رکھتا ہے ف۱۱ اور جنھیں اس کے سوا پوجتے ہو وہ تمھاری مدد نہیں کر سکتے

نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ (١٩٧) وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى

اور نہ خود اپنی مدد کریں ف۱۲ اور اگر تم اُنھیں راہ کی طرف بلاؤ

منزل ٢

ف۱ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں قریش کو خطاب ہے جو قصی کی اولاد میں اُنسے فرمایا گیا کہ تمھیں ایک شخص قصی سے پیدا کیا اور اسکی بی بی اسی کی جنس سے عربی قرشی کی تاکہ اس سے چین و آرام پائے پھر جب انکی درخواست کے مطابق اُنھیں تندرست بچہ عنایت کیا تو اُنھوں نے اللہ کی اس عطا میں دوسرونکو شریک بنایا اور اپنے چاروں بیٹونکا نام عبد مناف عبد العزی عبد قصی اور عبد الدار رکھا ف۲ یعنی بتونکو جنھوں نے کچھ نہیں بنایا ف۳ اس میں بتونکی بے قدری اور بطلان شرک کا بیان اور مشرکین کے کمال جہل کا اظہار ہے اور بتایا گیا ہے کہ عبادت کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جو عابد کو نفع پہونچانے اور اسکا ضرر دفع کرنے کی قدرت رکھتا ہو مشرکین جن بتونکو پوجتے ہیں انکی بے قدری اس درجہ کی ہے کہ وہ کسی چیز کے بنانیوالے نہیں کسی چیز کے بنانیوالے تو کیا ہوتے خود اپنی ذات میں دوسرے سے بے نیاز نہیں آپ مخلوق ہیں بنانے والے کے محتاج ہیں اس سے بڑھکر بے اختیاری یہ کہ وہ کسی کی مدد نہیں کر سکتے اور کسی کی کیا مدد کریں خود اُنھیں ضرر پہونچے تو دفع نہیں کر سکتے کوئی اُنھیں توڑ دے گرادے جو چاہے کرے وہ اس سے اپنی حفاظت نہیں کر سکتے ایسے مجبور بے اختیار کو پوجنا انتہا درجہ کا جہل ہے ف۴ یعنی بتونکو ف۵ کیونکہ وہ نہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں ف۶ وہ بہرحال عاجز ہیں ایسے کو پوجنا اور معبود بنانا بڑی بے خردی ہے ف۷ اور اللہ کے مملوک و مخلوق کسی طرح پوجنے کے قابل نہیں اسپر بھی اگر تم اُنھیں معبود کہتے ہو ف۸ یہ کچھ بھی نہیں تو پھر اپنے سے کمتر کو پوجکر کیوں ذلیل ہوتے ہو ف۹ شانِ نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بت پرستی کی مذمت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتونکو برا کہنے والے تباہ ہو جاتے ہیں برباد ہو جاتے ہیں یہ بت اُنھیں ہلاک کر دیتے ہیں اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اگر بتوں میں کچھ قدرت سمجھتے ہو تو اُنھیں پکارو اور میری نقصان رسانی میں اُنسے مدد لو اور تم بھی جو مکر فریب کر سکتے ہو وہ میرے مقابلہ میں کرو اور اس میں دیر نہ کرو مجھے تمھاری اور تمھارے معبودوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں اور تم سب میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے ف۱۰ اور میری طرف وحی بھیجی اور میری عزت کی ف۱۱ اور انکا حافظ و ناصر ہے اسپر بھروسا رکھنے والوں کو مشرکین وغیرہ کا کیا اندیشہ تم اور تمھارے معبود مجھے کچھ نقصان نہیں پہونچا سکتے ف۱۲ تو میرا کیا بگاڑ سکیں گے۔

لَا يَسْمَعُوا ۖ وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٩٨﴾ خُذِ

تو نہ سنیں اور تو انہیں دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں ف۱ اور انہیں کچھ بھی نہیں سوجھتا

الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴿١٩٩﴾ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ

اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو اور اے سننے والے اگر

مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٠٠﴾ إِنَّ

شیطان ۔۔۔۱ تجھے کوئی کونچا دے ف۲ تو اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہی سنتا جانتا ہے بیشک

الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم

وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہوجاتے ہیں اسی وقت ان کی

مُّبْصِرُونَ ﴿٢٠١﴾ وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ﴿٢٠٢﴾

آنکھیں کھل جاتی ہیں ف۳ اور وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں ف۴ شیطان انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر کمی نہیں کرتے

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا

اور اے محبوب جب تم انکے پاس کوئی آیت نہ لاؤ تو کہتے ہیں تم نے دل سے کیوں نہ بنائی تم فرماؤ میں تو اسی کی پیروی کرتا

يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى

ہوں جو میری طرف میرے رب سے وحی ہوتی ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھولنا ہے اور ہدایت اور

وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠٣﴾ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ

رحمت مسلمانوں کے لیے اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو

وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٢٠٤﴾ وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ

اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو ف۵ اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو ف۶

تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ

زاری اور ڈر سے اور بے آواز نکلے زبان سے صبح اور

الْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ﴿٢٠٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ

شام ف۷ اور غافلوں میں نہ ہونا بے شک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں ف۸

لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ﴿٢٠٦﴾ السجدة

اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اسکی پاکی بولتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ف۹

ف۱ کیونکہ بتوں کی تصویریں اس شکل کی بنائی جاتی تھیں جیسے کوئی دیکھ رہا ہے ف۲ کوئی وسوسہ ڈالے ف۳ اور وہ اس وسوسے کو دور کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں ف۴ یعنی کفار ف۵ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآن کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارج نماز اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرف ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے باب میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں خطبہ سننے کے لیے گوش بر آواز ہونے اور خاموش رہنے کا حکم ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نماز و خطبہ دونوں میں بغور سننا اور خاموش رہنا واجب ثابت ہوتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے آپ نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ قراءت کرتے ہیں تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنی سمجھو غرض اس آیت سے قراءت خلف الامام کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور حدیث کوئی ایسی نہیں ہے جسکو اسکے مقابل حجت قرار دیا جاسکے قِرَاءَتُ خَلْفَ الْاِمَامِ کی تائید میں سب سے زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مگر اس حدیث سے قِرَاءَتُ خَلْفَ الْاِمَامِ کا وجوب تو ثابت نہیں ہوتا صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی تو جب کہ حدیث قِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ سے ثابت ہے کہ امام کا قراءت کرنا ہی مقتدی کا قراءت کرنا ہے تو جب امام نے قراءت کی اور مقتدی ساکت رہا تو اسکی قراءت حکمیہ ہوئی اسکی نماز بے قراءت کہاں رہی یہ قِرَاءَتُ حُکْمِیَّہ ہے تو امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو جاتا ہے اور قراءت کرنے سے آیت کا اتباع ترک ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ وغیرہ کچھ نہ پڑھے ف۶ اوپر کی آیت کے بعد اس آیت کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف سننے والے کو خاموش رہنا اور بے آواز نکالے دل میں ذکر کرنا یعنی عظمت و جلال الٰہی کا استحضار لازم ہے کذا فی تفسیر ابن جریر۔ اس سے امام کے پیچھے بلند یا پست آواز سے قراءت کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور دل میں عظمت و جلال حق کا استحضار ذکر قلبی ہے مسئلہ ذکر بِالْجَہْر اور ذکر بِالْاِخْفَاء دونوں میں نصوص وارد ہیں جس شخص کو جس قسم کے ذکر میں ذوق و شوق تام و اخلاص کامل میسر ہو اسکے لیے وہی افضل ہے کذا فی ردالمحتار وغیرہ۔ ف۷ شام عصر و مغرب کے درمیان کا وقت ہے ان دونوں وقتوں میں ذکر افضل ہے کیونکہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب تک نماز ممنوع ہے اسلیے ان وقتوں میں ذکر مستحب ہوا تاکہ بندے کے تمام اوقات قربت و طاعت میں مشغول رہیں ف۸ یعنی ملائکہ مقربین ف۹ یہ آیت آیات سجدہ میں سے ہے انکے پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ لازم ہو جاتا ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب آدمی آیت سجدہ پڑھکر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے افسوس بنی آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا وہ سجدہ کرکے جنتی ہوا اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں انکار کرکے جہنمی ہو گیا۔

منزل ٢

السجدة الثلثة ٢٤ ع ١٨ ١٤

۔۔۔۱ کونچا دے، وسوسہ دے، وسوسہ آئے۔